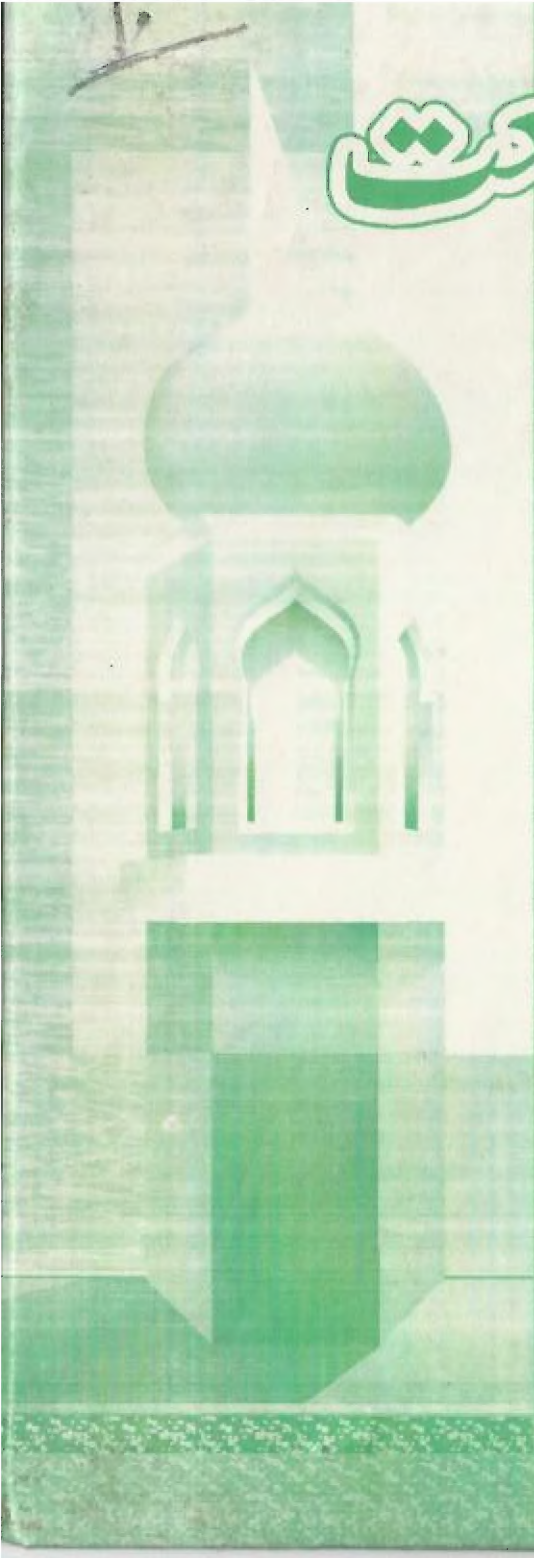


مختصرات

راجا شید محمود



مَحْصَاتِ نَعْتِ

الْحَجَّارِ شَيْدِ مُحَمَّدٍ

مُحَسَّنَاتِ نَعْت

(شاعر کا دسواں اُردو مجموعہ کلام)

شاعر: راجا رشید محمود

ایڈیٹر ماہنامہ ”نعت“ لاہور

صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ۔ لاہور

پروف خوانی: شمیم اختر، کوثر پروین

کمپوزنگ: مدنی گرا کس۔ لاہور

ناظم اشاعت: اظہر محمود

مطبع: نیو فائن پرنٹنگ پریس، لاہور

اشاعتِ اول: ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

تعداد: ایک ہزار

قیمت: ۸۰ روپے

ناشر: راجا اختر محمود

مکتبہ ایوانِ نعت رجسٹرڈ

اظہر منزل۔ گلی نمبر ۱۰، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور۔ کوڈ نمبر ۵۴۵۰۰

فون نمبر ۷۴۶۳۶۸۴

پانچ پانچ بند پر مشتمل
پچاس نعتیہ محسنات کا یہ مجموعہ
(میرا دسواں اور اُردو مجموعہ نعت)
پانچ پاک نفس ہستیوں کے نام
مُعَنُون کرنا
میرے لیے باعثِ اعزاز و افتخار ہے

مختصاتِ نعت

- 16 ہر کام بن گیا ہے مرا آپ ﷺ کے طفیل 39
- 17 پہلا ہے دیدِ بقیہ و حضور کا واقعہ 41
- 18 چو بایں صدق سر حقیقت نہ پائے کیوں 43
- 19 حدِ نظر میں عالم بالا ہو یا نہ ہو 45
- 20 کیوں دو سنتو! گزریں خطاؤں میں رات دن 47
- 21 پیامِ خاص مرا اپنے روزِ شب کو ہے 49
- 22 مدحِ حضور ﷺ سے ہوئی تزئینِ رُومری 51
- 23 جو میں نے ماجرا بول کا کہا تو کیا تعجب ہے 53
- 24 جسے بھی جذبہ الفت نہال رکھتا ہے 55
- 25 نہ حملہ کر سکے اوہامِ دل پر 57
- 26 نبی پاک ﷺ متصرف ہیں مہرِ ماہِ واغیم پر 59
- 27 نودس برس سے لطف و کرم میں کمی نہیں 61
- 28 لطف فرمائیں گے سرکارِ ﷺ بروزِ محشر 63
- 29 کسی نبی نے بھی پایا نہ آپ ﷺ کا پایہ 65
- 30 یہ مجھ پہ میرے تصور نے لطف فرمایا 67
- 31 تمنا ہے یہی میری کہ جب صبحِ قیامت ہو 69
- 32 ہم عجب انداز سے ہیں بر سرِ کارِ حیات 71
- 33 میں بتاتا ہوں نبی ﷺ کے ذکر میں کیونکر رہو 73

- 1 رہو تم ترزاں سرکارِ ﷺ کی نعتِ مبارک میں 9
- 2 رسولِ پاکؐ زمین و زماں کے مالک ہیں 11
- 3 کیا خوفناک ہو گا قیامت کا طمطراق 13
- 4 پھر جائے رنج و آفت و کرب و بلا کا رخ 15
- 5 نور افزا ہیں ہر اک جا پہ اجالے ان کے 17
- 6 ہر شے تھی پیشِ سیدِ ابرار ﷺ سر بہ خم 19
- 7 نہ پیادہ ہم نے اگر عشق کا پیا ہوتا 21
- 8 اہتمامِ عدل جب ذاتِ احد کرنے لگے 23
- 9 صُور کے پھٹکنے سے جب ہو گا فنا کا آغاز 25
- 10 جو اہلِ عشق ہیں طیبہ میں وہ کیونکر پہنچتے ہیں 27
- 11 رہے آقا ﷺ کے جو دشمن ہمیشہ 29
- 12 شبیرِ طیبہ ہے یہ باغِ رضواں سے ہوا ثبات 31
- 13 ہو معاون گردشِ شام و سحر ہر کام میں 33
- 14 انعامِ نبی ﷺ ہوتا ہے ہر خاکِ ہر پر 35
- 15 ذکرِ نبی ﷺ میں چشم کو تر کر رہا ہے جو 37

چند تجربے

معمول کے خمس ہیں	29۳1
ان خمسوں میں ہر بند کے آخری دو مصرعے قافیہ یار دلیف کے پابند ہیں۔	33۳30
ان کے پہلے دو بند کا ہر مصرع ایک ہی ردیف میں ہے۔	34,33
اس خمسے کے پہلے تین بند کا ہر مصرع ایک ہی ردیف میں ہے۔	35
پہلے پین مصرعے ایک ہی ردیف میں ہیں۔	36
اس خمس کا ہر مصرع ایک ہی ردیف میں ہے۔	37
اس کے پہلے بند کے علاوہ ہر بند کا پہلا اور تیسرا اور دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہیں۔ ہر بند کا پانچواں مصرع پہلے بند کی ردیف میں ہے۔	37
ان خمسوں کے پہلے بند میں قافیہ کا التزام ہے۔ بعد کے ہر بند کا پانچواں مصرع پہلے بند کے ساتھ قافیہ کے طور پر اور آپس میں ردیف کے طور پر ہم آہنگ ہے۔	44۳39
اس خمسے کے ہر بند کا چوتھا مصرع پہلے بند کا ہم قافیہ ہے جبکہ پانچواں مصرع ردیف کا بھی پابند ہے۔	45
اس خمسے کے پہلے دو بند ہم قافیہ ہیں جبکہ ہر پانچویں	46

آخر ہرے حضور ﷺ کی مجھ پر نظر ہوئی	34
اپنی تفصیل سخن میں ہے خلاصہ دل کا	35
مرثہ پہ اشکِ ندامت دکھائی دیتا ہے	36
مقدربن گیا اللہ اکبر	37
آیا ہوں لوحِ دل پہ محبت لکھا کے میں	38
سجا کے ٹوپی میں اپنی میں نے جو نقش پائے رسول رکھا	39
لطفِ خالق سے اگر حسنِ نظر حاصل ہو	40
آیا جگانے کو شبِ معراج جبرئیلؑ	41
مت کرو بارو! ہرے حسنِ یقیں کی تو بین	42
ہمارے ہاتھ میں صلوات کا کلمہ جو ہوا	43
نہیں ہے سوچ کا طائر جو میرا پر بستہ	44
یہ تو خداے پاک کی تقلید ہو گئی	45
کیسے نہ ہو گا مرجعِ جن و بشر وہ گھر	46
خالق نے ہم کو حسنِ فراست عطا کیا	47
ہمیں کسی سے خدا واسطے کا بیر نہیں	48
حرفِ درود تو جو کہے گا تو بات ہے	49
آئین ہے تحفظ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ	50

مصرعے کو ردیف کا بھی پابند کیا گیا ہے۔

اس مخمس کا پہلا بند معمول کا ہے ردیف کے ساتھ پانچوں

47

مصرعے۔ دوسرے بند کے پانچوں مصرعوں میں قافیے کا

اہتمام ہے۔ ہر پانچواں مصرع البتہ معمول کی ردیف میں

ہے۔

ان خمسوں کے صرف پانچویں مصرعے کو ردیف

50:48

کا پابند رکھا گیا ہے۔

مخمس نعت

1

رہو تم تر زباں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

قلم رکھو رواں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

رہو مضطربہ جاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

کرو سیرت بیاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

رہو پھر کامراں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

حقیقت ہے یہی، اہلِ ظواہر سے جو اوجھل ہے

نبی ﷺ کی مدحِ تحمیدِ خدائے عز و جل ہے

دلِ اہلِ ولا میں الفتِ طیبہ کی ہل چل ہے

لبِ اربابِ الفت پر درودِ پاکِ مُرسَل ﷺ ہے

یہ باتیں ہوں بیاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

خدا کے ساتھ ہیں آقا ﷺ مثالِ معنی و صورت
ہوئی ہے اپنی مرضی کے مطابق آپ ﷺ کی خلقت
میں کہتا ہوں رحیم اللہ کو، سرکار ﷺ کو رحمت
سمجھتا ہوں نبی ﷺ کے ہاتھ کو دستِ الوہیت

ہوں حق کا ترجمان سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

قلم جب بھی اٹھا مدحِ حبیبِ ربِّ اکبر ﷺ میں
مرا احساسِ ظاہر ہو گیا جذبوں کے پیکر میں
پڑا کب استعاروں اور شبیہوں کے چکر میں
بہ فضلِ رب پذیرا ہو گا دربارِ پیہر ﷺ میں

مرا طرزِ بیاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

میں کیسے چھوڑ دوں نعتِ رسولِ پاک ﷺ جیتے جی
ملی ہے مجھ کو گھٹی میں ثنا و مدحتِ نبوی ﷺ
مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے تھی مرے لباً کو آگاہی
میں جب اک طفلِ کم سن تھا مجھے دیتی رہی لوری

مری مرحوم ماں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

مختصر نعت

(2)

رسولِ پاک ﷺ زمین و زماں کے مالک ہیں
بلند و پست کے اور این و آن کے مالک ہیں
مکان تو خیر، ورائے مکان کے مالک ہیں
جہاں ہے فکر و نظرِ گم، وہاں کے مالک ہیں

مرے حضور ﷺ تو ہر اک جہاں کے مالک ہیں

انہی کے زیرِ نگیں رانس و جاں ہوئے سارے
انہی کے بچتے ہیں دونوں جہاں میں نقارے
ہیں جبرئیلؑ سے میرے نبی ﷺ کے ہر کارے

مرے حضور ﷺ سمجھوں سے خدا کو ہیں پیارے

نہاں پہ اُن کا تسلط، عیاں کے مالک ہیں

انھی کا ذرہ پیرار ہے میر انور
 رہا ہے زیرِ قدم اُن کے گنبد بے در
 انھی کا سکہ رواں ہے جانِ دنیا پر
 مٹے گی اُن کی وساطت سے بیتِ محشر
 وہی تو جنتِ دامن کشاں کے مالک ہیں
 ورائے عرش جو سرکار ﷺ کی رسائی تھی
 ادا و ناز میں اک شانِ درباری تھی
 خدا نمائی کے جلووں میں خود نمائی تھی
 خود اُن کی شانِ خدا نے انھیں دکھائی تھی
 رمے حضور ﷺ بلند آستان کے مالک ہیں
 اگر نہ آمرِ سرکارِ عالمیں ﷺ ہوتی
 نہ آسمان ہی ہوتا نہ یہ زمیں ہوتی
 فضا بتاؤ کبھی حُسنِ آفریں ہوتی؟
 سوا خدا کے کوئی چیز بھی نہیں ہوتی
 رسولِ پاک ﷺ ہی نام و نشان کے مالک ہیں

مَحْسَبَتِ

(3)

کیا خوفناک ہو گا قیامت کا طُمطراق
 خالق کی شانِ عزّت و جلالت کا طُمطراق
 ہو گا عروج پر جو عدالت کا طُمطراق
 معدوم ہو گا زُہد پہ نخت کا طُمطراق
 کام آئے گا نبی ﷺ کی شفاعت کا طُمطراق
 جس دروں کو موجہٴ بارِ صبا دیا
 سر جن کے تھے گلوں، انھیں اونچا اٹھا دیا
 جو تھے سیاہ کار، انھیں حوصلہ دیا
 روزِ نشور دیکھو تو کتنا برہا دیا
 ابرو کے اک اشارے نے اُمت کا طُمطراق

کوہِ صفا پہ لوگ تھے آقا ﷺ کے سامنے
فرمایا سب کو آپ ﷺ نے بلوا کے سامنے
چالیس سال میرے ہیں دنیا کے سامنے
الزام کوئی ہے تو کہو، آ کے سامنے!

کیسا تھا اُن کی اولیں دعوت کا طُمطراق

خواریِ مسیلمہ کی تو قرمط کی بھی ہوئی
ذلتِ نصیبِ اسودِ عنسی بھی ہو گئی
سجّاحِ ارذل ہو گئی، پہلے رذیل تھی
مرزا کی موت دنیا میں عبرتِ نشانِ بنی
قائم رہے گا ختمِ نبوت کا طُمطراق

جو فرد بھی دیارِ نبی ﷺ کا گدا ہوا
رتبے میں ہے سکندر و جم سے بڑھا ہوا
عالمِ رواں دواں ہے مگر دیکھتا ہوا
ٹھوکر پہ اُس کی، فرِّ فریدوں دھرا ہوا

اس کی نظر میں کیا چچے ثروت کا طُمطراق

مختصر تاریخ

4

پھر جائے رنج و آفت و کرب و بلا کا رخ
مڑ جائے ایک آن میں تیرِ قضا کا رخ
کرنا نہ اور سمتِ دلِ مبتلا کا رخ
دیکھو گے تندرستیوں کے ارتقا کا رخ

کر لو جو شہرِ نور کے دارُ الشفا کا رخ
رحمتِ خدا نے جن کو کیا عالمین کا
دم سے انہی کے حُسن ہے قائمِ یقین کا
خواہشِ حضور ﷺ کی ہوئی سرنامہ دین کا
رخِ کعبے کی طرف کو پھرا مومنین کا

اُٹھا جو آسمان کو رسولِ خدا ﷺ کا رخ

نام نبی ﷺ مٹانے جو اُٹھے تھے، سو مٹے
گستخ جو رسول ﷺ کے تھے، دیکھ لو، مٹے
کیا مٹ سکے، بتاؤ تو، کہنے کو گو مٹے
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں جو مٹے

کیونکر نہ ہو اُسی کی طرف پھر بقا کا رخ
کچھ اس طرح کی صورتِ حالات بن گئی
میرے لیے جو وجہِ مہابت بن گئی
کیسی ضیا فروز مری رات بن گئی
سُن لی رمرے خدا نے مری بات بن گئی
طیبہ کی سمت کو ہوا جب سے صدا کا رخ
کھلتا نہ تھا جو اب بہ ہر انداز کھل گیا
انجام کار نقطہ آغاز کھل گیا
دروازہ سچ کا یوں بصد اعزاز کھل گیا
محمود مَن رَائی سے یہ راز کھل گیا
لاریب روئے پاک نبی ﷺ ہے خدا کا رخ

مختصر تاریخ

(5)

نور افزا ہیں ہر راک جا پہ اجالے اُن ﷺ کے
جذبے الفت کے ذرا دل میں بسالے ان ﷺ کے
فیضِ نقشِ کفِ پا راہنما لے ان ﷺ کے
گر مقدر ہو تو قدموں ہی کو جالے ان ﷺ کے

سب سے بہتر ہے کہ نعلین اٹھالے ان ﷺ کے
زندگیں سامنے حضراتِ صحابہ کی ہیں
اُن کے خدام کے زمرے میں ملائک بھی ہیں
جانداروں نے بھی سرکارِ ﷺ سے باتیں کی ہیں
باتیں بے جانوں کی بھی جان ثاروں سی ہیں
کس میں جرأت ہے کہ وہ حکم کو ٹالے ان ﷺ کے

اُنس کی فصل میں جو غل یقین ہوتے ہیں
رب کی رحمت سے وہ نؤمید نہیں ہوتے ہیں
مکراتے ہیں مصائب میں کہاں روتے ہیں
چین کی نیند وہ عشاق نبی ﷺ سوتے ہیں

حضر اربابِ محبت کو ہیں ہالے ان ﷺ کے
کرب مہجوری طیبہ کا اگر سہتے ہیں
عہدِ جاں سوز و دل افکار میں اب رہتے ہیں
سیرِ کیفیتِ احساس میں ہم بہتے ہیں
نعت کی شکل میں کہتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں
اور قرآن سے لاتے ہیں حوالے ان ﷺ کے
ذکرِ سرکار ﷺ فقط لفظ و بیاں ہی سے نہ ہو
صرف یہ اپنے لبِ غنچہ فشال ہی سے نہ ہو
اُنس وہ کیا جو عیاں ہر رگِ جاں ہی سے نہ ہو
چاہت آقا ﷺ کی مگر صرف زباں ہی سے نہ ہو
ہوں تو کردار سے ہوں چاہنے والے ان ﷺ کے

مختصر

(6)

ہر شے تھی پیشِ سیدِ ابرار ﷺ سر بہ خم
پتھر درود گو تھے تو اشجار سر بہ خم
ہر طیر بھی تھا نغمہ بہ منقار سر بہ خم
کیا شان تھی ملک تھے بہ راصر سر بہ خم
کیا طمطراق تھا کہ تھے کسار سر بہ خم
رضوان و اہلِ خلد پر بھی بے خودی رہی
ہر شے ”خوش آمدید“ نبی ﷺ میں لگی رہی
گردن ملائکہ کی نہ ”اُٹھی“ جھکی رہی
راشرا کی رات چشمِ فلک دیکھتی رہی
پیشِ نبی ﷺ ثابت و سیر سر بہ خم

سرکار ﷺ نے اصول ہمیں معتبر دیئے
انسان کو تحائف فکر و نظر دیئے
جو زخم آدمی کو لگے، سارے بھر دیئے
امی لقب ﷺ کی فہم و فراست نے کر دیئے

دانشورانِ دہر کے افکار سر بہ خم
تقلید اُن کی ہو، اگر تقدیر ہو رسا
منزل ہے کامرانیوں کی، اُن کا راستہ
کب راستی ملی ہے پیہرِ ﷺ کے ماسوا
خلقِ عظیم سرورِ کونین ﷺ سے کھلا
عظمت ہے پیشِ عظمتِ کردار سر بہ خم
بے اعتنا وہ گنبدِ دوار سے بھی ہو
واقف سبھی حقائقِ اسرار سے بھی ہو
اور بہرہ ور تجلیِ انوار سے بھی ہو
سرشار وہ حضوریِ سرکار ﷺ سے بھی ہو
ذکرِ نبی ﷺ میں ہو جو خطارِ سر بہ خم

مختصرات

(7)

نہ بادہ ہم نے اگر عشق کا رپا ہوتا
رویہ اپنا نہ گر افسانہ ہوتا
نہ دل سے ذکرِ حبیبِ خدا ﷺ رکھا ہوتا
نہ اپنا اشکِ ندامتِ فراقیہ ہوتا
تو ہم کو رنج و مصیبت نے آ رلیا ہوتا
تمنا اپنی نہ ارضِ حجاز ہی ہوتی
اگر زیارتِ شہرِ نبی ﷺ نہ کی ہوتی
وہاں پہ اپنی نہ ہر سال حاضری ہوتی
ضرورتِ راس کی جو محسوس کی گئی ہوتی
تو اہتمامِ رزم ہم نے کر لیا ہوتا

نبی ﷺ کے حُسنِ عمل کی وہ روشنی دیتا
جہاں کو نورِ بصیرت وہ آدمی دیتا
محبیبوں کے گلستاں کو تازگی دیتا
وہی جو حرمتِ آقا ﷺ پہ زندگی دیتا

وہی جو 'الفتِ سرکار ﷺ' میں جیا ہوتا
وہ جو کوئی بھی ہو جھوٹوں کو ماننے والا
ہماری ضرورتِ خاصہ سے بچ نہ سکتا تھا
جو پچتا، تیغِ زباں کا قاتل ہو جاتا
تغائبِ اس کا نہ ہم چھوڑتے بہ فضلِ خدا
وہ میرزائی، بہائی یا بابیہ ہوتا

زبان کھولنا مشکل تھا شہرِ سرور ﷺ میں
ظہر نہ اُٹھتی تھی اُس مسکنِ پیہر ﷺ میں
وہ ہوتی طبع کی موزونیتِ مقدر میں
نعت کہتا یں شہرِ حضورِ انور ﷺ میں

نئی ردیف، نیا اُس کا قافیہ ہوتا

مختصر تاریخ

(8)

اہتمامِ عدل جب ذاتِ احد کرنے لگے
ہے کوئی ایسا جو اس میں رُذ و کُذ کرنے لگے
سامنا میزان کا جب نیک و بد کرنے لگے
اور فرشتے درگزر کی عرض رد کرنے لگے

روزِ محشر تب نبی ﷺ سب کی مدد کرنے لگے
دیکھیے رضواں کو، جب سرکارِ جنت میں گئے
ساکنانِ عرش کو معراج کی شب دیکھیے
بیتِ مقدس میں اکٹھے تھے نبی اللہ کے
جب ملا موقع تو جتنے واقفانِ حال تھے

احترامِ آقا ﷺ کا ہو کے شہرِ قدس کرنے لگے

خواب میں آقا ﷺ کی جب تشریف ارزانی ہوئی
کچھ فروں جذباتِ الفت کی درخشانی ہوئی
میرے ہونٹوں پر درودوں کی فراوانی ہوئی
ذال جو پھولوں کی تھی، میری شاخِ خوانی ہوئی

پیشوائی غنچہ ہائے سرسبد کرنے لگے
کہتے ہیں، ممکن رسائی سیدھی ہے اللہ تک
اختیاراتِ رسول اللہ ﷺ میں پاتے ہیں شک
اُن کی چندھیاتی ہیں آنکھیں دیکھ کر نوریں چمک
ان کا موقوف ہے عجب جس میں نہیں کوئی لچک
آبلوں سی حرکتیں اہلِ خرد کرنے لگے
کائناتِ دانش و حکمت بڑی حیرت میں تھی
اور دنیائے صحافت بتلا حسرت میں تھی
پر مشیت کی عنایت اور ہی صورت میں تھی
ماہنامہ ”نعت“ کی خدمتِ رمی قسمت میں تھی
جب رمے آقا ﷺ کسی کو نامزد کرنے لگے

مختصر نعت

(6)

صُور کے ٹھکنے سے جب ہو گا فنا کا آغاز
نعت سے ہو گا رمی، اُن کی شا کا آغاز
جن سے تھا خلقتِ ہر ارض و سما کا آغاز
ہو گا جب مدحِ رسولِ دوسرا ﷺ کا آغاز
دیکھنا، ہوتا ہے کس ڈھب سے عطا کا آغاز

یہ وظیفہ جو ازل سے ہے، ابد تک ہو گا
اور پذیرا درِ محبوبِ صد ﷺ تک ہو گا
وجہِ رُغفران یہ ہر نیک سے بد تک ہو گا
اثرِ راسِ ورد کا راجزائے سُند تک ہو گا

خود خدا سے جو ہوا صَلَّی عَلَیْہِ کا آغاز

صَبْحُ وَالشَّمْسُ کی ہے چہرہ نمائی بے شک
رات وَاللَّیْلُ کے معنی میں سمائی بے شک
مہر کی قدر رُخِ شہ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برہائی بے شک
ہج غی گیسوئے پُر خم نے دکھائی بے شک

رُخ و کاکل سے ہوا صبح و مسا کا آغاز

چشمِ خالق میں نہ کیسے وہ چچے گا بندہ
سارے لوگوں میں وہ ممتاز نہ کیونکر ہو گا
اُس کا انجام بخیر اُس کا مقدر اچھا
عکسِ روضہ ہوا جس شخص کے دل پر کندہ

خاکِ طیبہ سے جو کرتا ہے وفا کا آغاز

دل کی گہرائی سے کم علی کو تسلیم کیا
کام پھر عاجزی فکر و تخیل سے لیا
چاک اوراک کا بھی حُسنِ عقیدت سے ریا
جب مرے دل میں جلا لطفِ پیمر صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیا

تب کہیں جا کے رکیا میں نے ثنا کا آغاز

مختصر تفسیر

(10)

جو اہلِ عشق ہیں، طیبہ میں وہ کیونکر پہنچتے ہیں
نگوں سر راہ میں چلتے، بہ چشمِ تر پہنچتے ہیں
زمانے کے علائق سے بہت بچ کر پہنچتے ہیں
فدایانِ محبت، اُنس کے پیکر پہنچتے ہیں

جبینِ عجز لے کر تا بہ سنگِ در پہنچتے ہیں
نہ جانے کون اُکساتا ہے اُن کو ایسی حرکت پر
ہزار افسوس اُن پر ہے، تَف اُن کی ہے جسارت پر
کبھی رحم آیا ہے اُن کو مرے آقا صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت پر
اسے محمول وہ کرتے ہیں کس منہ سے ”عقیدت“ پر

کہ شاہانِ جہاں اُس روضے کے اندر پہنچتے ہیں

ہمیں معلوم ہے، بزمِ قیامت ہو چکی برپا
خدا ہے مالک و مختار و مولا آج کے دن کا
ہے گرچہ حوصلہ فرسا بہت میزاں کا نظارہ
مگر ہے آج بھی رتبہ رسولِ پاک ﷺ کا بالا
ابھی ہم نعت کے دیوان کو لے کر پہنچتے ہیں

شرابِ عشق پیغمبر ﷺ کے سرشارو! نہ گھبراؤ
جو ہے فردِ عمل، اس سے گنہگارو! نہ گھبراؤ
مجھے دیکھو کہ میں ہوں مطمئن، یارو! نہ گھبراؤ
کرم محدود کب ان کا ہے، غم خوارو! نہ گھبراؤ

کوئی دم میں ابھی وہ شافعِ محشر ﷺ پہنچتے ہیں
ہمیں قتاری و جباری، خالق بتاتے ہو
فرشتو! تم مگر لطفِ پیغمبر ﷺ بھول جاتے ہو
مری فردِ عمل پڑھ پڑھ کے کیوں مجھ کو دباتے ہو
مجھے آنکھیں دکھاتے، نارِ دوزخ سے ڈراتے ہو
ذرا ٹھہرو، مدد کو میرے پیغمبر ﷺ پہنچتے ہیں

مختصر تاریخ

(11)

رہے آقا ﷺ کے جو دشمن ہمیشہ
ہوئے ایمان کے رہزن ہمیشہ
بنیں گے آگ کا ایندھن ہمیشہ
رہی اُن سے مری اُن بن ہمیشہ
رہا یہ اپنا فکر و فن ہمیشہ
درِ آقا ﷺ سے وابستہ رہا ہوں
بہ منت ہاتھ پھیلائے کھڑا ہوں
مجھے ملتی ہے، جو شے چاہتا ہوں
میں لوں گا، لے رہا ہوں، لے چکا ہوں
رہا ہے وا مرا دامن ہمیشہ

مختصر تفسیر

(12)

شبیرِ طیبہ ہے، یہ باغِ رضواں سے ہوا ثابت
نہی ہیں امتی آقا ﷺ کے، پیاں سے ہوا ثابت
کھلونا ہے یہ اُن کا، ماہِ تاباں سے ہوا ثابت
جو فرمانِ خدا ہے، اُن کے فرماں سے ہوا ثابت

تو ہاتھ اُن کا ہے رب کا ہاتھ، قرآن سے ہوا ثابت
کہیں وَالشَّمْسُ فرمایا گیا اُس رُوئے رخشاں کو
لقب وَالْأَيْل کا بخشا گیا زلفِ پریشاں کو
دلیلِ راہ گر کر لے چراغِ راہِ عرفاں کو
تو دل سے مان لینا چاہیے پھر ہر مسلمان کو

نہی ﷺ محبوب ہیں رب کے، یہ بُہاں سے ہوا ثابت

جو مُسلم کے لیے ہے طُورِ سینا
جہاں ہے مخری کا ہر قرینہ
جہاں مرنا حقیقت میں ہے جینا
مدینہ ہے، مدینہ ہے، مدینہ
جہاں جھکتی ہے ہر گردن ہمیشہ
یکی اقدام ہے اس کا مناسب
اسی سے پا رہا ہے یہ منصب
بڑھے جاتے ہیں یوں اس کے مراتب
اٹھاتا ہے قدمِ طیبہ کی جانب
مری تخیل کا تو سن ہمیشہ
پڑے ہیں خوابِ غفلت میں مسلمان
ہوا قصرِ مذلت ان کے شایاں
ہیں احکامِ خدا سے جب گریزاں
مدد فرمائیں کیوں شاہِ رسولان ﷺ
رہے اپنے جو یہ لچھن ہمیشہ

عنایت سارے عالم سے جدا ہے میرے آقا ﷺ کی
فضائے باغِ رضواں آشنا ہے میرے آقا ﷺ کی
ہر اک شے 'سچ' ہے، پابندِ وفا ہے میرے آقا ﷺ کی
دوامِ خندہ ہائے گل عطا ہے میرے آقا ﷺ کی

یہی فردوس کے گل ہائے خنداں سے ہوا ثابت
مرے سرکار ﷺ کی رحمت ہے میرے واسطے حُجَّت
رہی باعث تو اپنا لوج پر ہے کوکبِ قسمت
ہوا ہے امتحاں ہر ایک مجھ کو موجبِ راحت
ثبوتِ خدمتِ نعتِ نبی ﷺ نے کر دیا غارت
جو کچھ بھی یارو، میری فردِ عصیاں سے ہوا ثابت

جو اپنے سامنے قصرِ شہنشاہِ نبوت ﷺ ہے
منارِ نور و رحمت کی عجب شانِ جلالت ہے
میں حاضر ہو گیا ہوں، یہ بڑی میری سعادت ہے
خطا کاری پہ لیکن مجھ کو احساسِ ندامت ہے

یہ وہ سچ ہے، جو میرے اشکِ لرزاں سے ہوا ثابت

پنجشنبہ

(13)

ہو معاونِ گردشِ شام و سحر ہر کام میں
خود رکاوٹِ راہ کی ہو راہبر ہر کام میں
دیکھنا آقا ﷺ کی رحمت کا اثر ہر کام میں
کامرانی پائے، قصہ مختصر، ہر کام میں
نام لیتا جائے تو اُن ﷺ کا اگر ہر کام میں
جتنے مومن ہیں، وہ رکھیں دوستی یا دشمنی
ہو دل آزاری کسی کی یا کہ ہو دل بستگی
چاہے ہو ان کی کسی مسلک سے بھی وابستگی
اہلِ ایماں جتنے ہیں، ان کی روش ہے ایک ہی
دیکھتے ہیں جانبِ سرکار ﷺ ہر ہر کام میں

ہم نے قرآن و احادیث نبی ﷺ میں ہے پڑھا
تم اگر چلتے رہو گے اُن کی راہوں پر سدا
ہے یہی تعمیل ارشادات سرور ﷺ کا صلہ
پاؤ گے بے شبہ، بے شک، بے گماں۔ بے انتہا

عزت و توقیر پیہم، کروفر ہر کام میں

ہر رکاوٹ ہر طرح سے روکے تیرے راستے
جاں گھسیل آئیں اگرچہ زندگی میں مرحلے
واسطہ جب بھی ترا دنیا کے بندوں سے پڑے
رہنمائی صرف اپنے آقا و مولا ﷺ سے لے

صرف اپنے خالق و مالک سے دُر ہر کام میں

چاہے میں تصنیف و تالیف کُتب میں ہوں لگا

یا ہوں مصروفِ مدحِ پاکِ محبوبِ خدا ﷺ

سیرتِ سرکار ﷺ لکھنے میں ہوں یا کھویا ہوا

یا ہوں معمولاتِ دنیا میں گرفتارِ بلا

میرے آقا ﷺ رکھتے ہیں میری خبر ہر کام میں

مختصر تفسیر

(14)

انعامِ نبی ﷺ ہوتا ہے ہر خاکِ بسر پر
ہے لطف و کرم آپ ﷺ کا ہر دیدہ تر پر
رہو کی مدد کرتے ہیں طیبہ کے سفر پر
آقا ﷺ کی نظریوں ہے مری زندگی بھر پر

قربان میں سرکارِ ﷺ کے اعجازِ نظر پر

اُس جا پہ فرشتوں کے پڑے دیکھ چکا ہو

ذرات میں تارے سے ملے دیکھ چکا ہو

ہر سمت ضیا ریز دیئے دیکھ چکا ہو

کنکر جو مدینے میں پڑے دیکھ چکا ہو

کس طرح نکلے اُس کی نظر لعل و گہر پر

وَاُنْ كِي رِي چِشمِ تماشا ہے ہمیشہ
 واحد یہی عُنْوَانِ تمنا ہے ہمیشہ
 اُنْ کا تو یہی حِسنِ نقاشا ہے ہمیشہ
 رُخِ جانبِ طیبہ ہی کو رکھا ہے ہمیشہ

آملہ ہوئے لیلِ وفا جب بھی سفر پر
 جو ہم کو رہِ دعوت و تذکیر نے بخشے
 جو خواہشِ دیدارِ مدینہ میں ہیں ملتے
 حاصل جو ہوئے الفِتِ سرکار ﷺ کے صدقے
 ملتے ہیں تحفے میں جو ناموسِ نبی ﷺ کے
 لے لیتے ہیں اُن زخموں کو ہم اپنے جگر پر
 کیا مجھ پہ گماں کرتے ہو، سوچو تو عزیزو
 تم لوگ خدارا مرے ماضی کو تو دیکھو
 جاؤ، مجھے سرکار ﷺ کی دہلیز پہ پاؤ
 ہر وقت کھلا ملتا ہے در ان کا، سمجھ لو
 میں کس لیے جاؤں گا کسی اور کے در پر

مختصرِ نعت

15

ذکرِ نبی ﷺ میں چشم کو تر کر رہا ہو جو
 پاکیزہ روح و قلب و نظر کر رہا ہے جو
 یوں اہتمامِ رختِ سفر کر رہا ہے جو
 اور منزلِ مدینہ کو سر کر رہا ہے جو
 یہ وہ ہے، مخمّی میں بسر کر رہا ہے جو
 محشر میں جب حضور ﷺ کا مدحت سرا گیا
 یک دم وہ چشمِ خالق و مالک میں آ گیا
 میزبان سے پہلے، خُلیفِ بریں تک چلا گیا
 مدحِ رسولِ پاک ﷺ میں جو مبتلا گیا

شامِ اس میں، تو اسی میں سحر کر رہا ہے جو

سائے میں رمتوں کے وہ صبح و صا رہا
اور چشمِ دل سے سوئے نبی ﷺ دیکھتا رہا
فضلِ خدا کا اُس کی طرف اشنا رہا
دل جس کا طیبہ کی طرف کو رہنا رہا
اُس شہرِ دل کُشا کو سفر کر رہا ہے جو

حکمِ خدائے لم یزل و ذوالجلال ہے
پیشِ نظرِ پیبرِ دیں ﷺ کا نوال ہے
حسنِ طلب کی شکل میں حسنِ سوال ہے
ناکردہ کاریوں کا بھی مجھ کو خیال ہے
آقا ﷺ کا مجھ کو دستِ دگر کر رہا ہے جو

یہ عشق ہے، دیارِ پیبرِ ﷺ سے خاص عشق
بندے کا اپنے ناصر و یاور ﷺ سے خاص عشق
عاصی کا اپنے شافعِ محشر ﷺ سے خاص عشق
اک آئندہ گر، آئندہ پیکر سے خاص عشق
اشکِ چکیدہ کو بھی گُر کر رہا ہے جو

مختصر

16

ہر کام بن گیا ہے مرا آپ ﷺ کے طفیل
دنیا میں سراٹھا کے چلا آپ ﷺ کے طفیل
حاجات ہو گئی ہیں روا آپ ﷺ کے طفیل
سب کچھ ملا طلب سے سوا آپ ﷺ کے طفیل

مجھ پر کرمِ خدا کا ہوا آپ ﷺ کے طفیل
ہے آپ ﷺ کے کرم سے سند یافتہ حرم
ارضِ مدینہ پر بھی ہوا آپ ﷺ کا کرم
تھا معتبر اُحد بھی، جب اس پر پڑے قدم
ثور و صفا و بوقیس و مَر وہ کی قسم!

ضوِ ریز ہو گئی ہے مرا آپ ﷺ کے طفیل

خالق نے کائنات کو تخلیق کر دیا
دنیا کو ذوقِ گردشِ شام و سحر کر دیا
پھر اُس کو فیض و یمنِ سعادت سے بھر دیا
اور برگزیدہ بندوں کو حُسنِ نظر دیا

یہ سب ہے اے حبیبِ خدا ﷺ! آپ کے طفیل

حادث کا واسطہ ہے اگرچہ قدیم سے
احقر کا ہے تعلق خاطرِ عظیم سے
رکتے ہیں ربطِ خاص بھی خلدِ نعیم سے
دنیا بھی مانگتے ہیں خدائے کریم سے

ایسا ملا ہے ذوقِ دعا آپ ﷺ کے طفیل

پردے پڑے رہے ہیں ہری عقل پر بست
عصیاں رما شعار رہا عمر بھر بست
حق کی شناخت میں رہا غصّ بھر بست
حقِ العباد میں بھی رہی گو کسر بست

ڈر حشر کا نہیں ہے ذرا آپ ﷺ کے طفیل

مختصر تاریخ

(17)

پہلا ہے دیدِ قبۃ خضرا کا واقعہ

گویا فروغِ دیدۂ بینا کا واقعہ

ہے رازِ تکانِ چشمِ تماشا کا واقعہ

بے شک ہے لطفِ ربِّ تعالیٰ کا واقعہ

ہے دیدِ کعبہ بھی اسی اثنا کا واقعہ

دیروز عہدِ انبیاء و مرسلین ہوا

”ہر اک نبیٰ حضور ﷺ پر ایمان لائے گا“

میشاق یہ تھا ایسا کہ رب بھی گواہ تھا

کل یوں جو سرِ حیثیتِ مصطفیٰ ﷺ کھلا

ایسے ہی پیش آئے گا فردا کا واقعہ

دل کا ہے شرِ آقا و مولا ﷺ سے ارتباط
اُس کی فضائے حوصلہ افزا سے ارتباط
اُس کے ہر ایک ذرّہ زیبا سے ارتباط
بطحا سے بھی فزوں ہے مدینہ سے ارتباط

بے شک ہو یہ جنون کا سودا کا واقعہ
جو عِبْدُہ تھے اُن کو خدا لے گیا کہیں
توسین میں تھے پہلے ہوئے اور بھی قریں
جھپکی تھی آنکھ دیکھ کر رب کو؟ نہیں نہیں!
ہوتا ہے اُس سے عظمتِ سرکار ﷺ کا یقین

قرآن میں جو بیان ہے راسخا کا واقعہ
کعبہ کو دیکھا تو نہ جلالت کا تھا اثر
پھر میرے ذہن میں ہوا اک دھیان کارگر
قبلہ ہے یہ تو خواہشِ سرکار ﷺ کا ثمر
اس سوچ ہی نے شدتِ گریہ کی دی خبر
سچا ہے یہ زیارتِ کعبہ کا واقعہ

مختصر نعت

(18)

جوائے صدقِ سرِ حقیقت نہ پائے کیوں
تقدیر سے مسرت و بہجت نہ پائے کیوں
دنیا و آخرت کی ہر نعمت نہ پائے کیوں
آخر کو راہِ حق و صداقت نہ پائے کیوں
طیبہ کا رہ نوزدِ ہدایت نہ پائے کیوں
جس کی نظر میں سرورِ دیں ﷺ کا جمال ہو
جس کی زباں پہ نامِ اولیں و بلال ہو
نعلِ رسول ﷺ کی طرف جس کا خیال ہو
طیبہ سے اُنس جس کو بہ حدِ کمال ہو
اربابِ عشق میں وہ فضیلت نہ پائے کیوں

دل سے رہے جو وردِ صلوة حضور ﷺ میں
الفت بوائے رکھے جو تحتِ اشعر میں
مدحِ رسول ﷺ جو نئے کیف و سرور میں
جو بے نیاز رہتا ہو مالی اُمور میں

میرے حضور ﷺ کا درِ دولت نہ پائے کیوں

انسانیت ذرا اگر انسان میں رہے
ہر وقت نعت گوئی کے ارمان میں رہے
خاصانِ محترم کے وہ اعیان میں رہے
جو پیروی حضرتِ حسان میں رہے

روحِ القدس کی پھر وہ اعانت نہ پائے کیوں

بارِ نسیم شرِ نبی ﷺ سے ہے ہر بہار
باغِ بہشت جنتِ طیبہ پہ ہے نثار
ہے مدعی زہد وہ یا ہے گناہ گار
جس کو بھی ہے ضمانتِ طیبہ پہ اعتبار

خوش بخت وہ قبائِلِ جنت نہ پائے کیوں

مختصر نعت

19

حدِ نظر میں عالم بالا ہو یا نہ ہو
آنکھوں میں کوئی جلوۂ زیبا ہو یا نہ ہو
فردوس کا نگاہوں میں نقشہ ہو یا نہ ہو
محمود کی کچھ اور تمنا ہو یا نہ ہو

مطلوبِ دل مدینہ ہو، طوبیٰ ہو یا نہ ہو

محبوب اور محب ہیں مگر دیکھیے ذرا
کیا قُرب و بُعد کی ہیں منازل جدا جدا
خلوت میں کبریا ہے تو جلوت میں مصطفیٰ ﷺ
لوگوں پہ سرِ کارِ رسالت تو وا ہوا

توحید کا جو بھید ہے، افشا ہو یا نہ ہو

چشمِ کرم نمائے نبی ﷺ دلدہی پہ ہے
فصلِ تلفتِ آپ ﷺ کی بار آوری پہ ہے
لوگو! عطاءِ خاص جو دریا دلی پہ ہے
رحمتِ رمے حضور ﷺ کی یکساں بھی پہ ہے

ہو بد عمل کہ نیک، وہ اچھا ہو یا نہ ہو

اللہ جو عطا کرے ایمان و آگہی
دیکھیں جو دل کی آنکھ سے تو پائیں سرخوشی
کیا قَلْبُکُمْ سَخَّاءُ پیبرِ ﷺ میں ہو کمی
سرکارِ ﷺ کے کرم کے نزالے ہیں طور ہی

کرتے ہیں وہ عطا، کوئی منگتا ہو یا نہ ہو

جو ہے نبی ﷺ کا، میرا تعلق اسی سے ہے
یہ حُسنِ ذوق بستہ رمی زندگی سے ہے
اور سلسلہ زندگی پھر آگہی سے ہے
اپنا وہی ہے جس کو محبتِ نبی ﷺ سے ہے

میرا کسی سے اور کچھ رشتہ ہو یا نہ ہو

مختصر نعت

(20)

کیوں دوستو! گزاریں خطاؤں میں رات دن
کیوں بھٹکیں دور دورِ خلاؤں میں رات دن
کیوں ہم گزار دیں نہ وفاؤں میں رات دن
کیوں ہوں نہ ہم بھی نعتِ سراؤں میں رات دن
گزریں جو اُن کے شر کی چھاؤں میں رات دن
کیا روشنی ازل سے ہماری طلب نہیں؟
بیٹائی اپنے واسطے وجہِ طرب نہیں؟
اپنے لیے کیا نورِ نبی ﷺ منتخب نہیں!
ظلمات سے تعلقِ خاطر ہی جب نہیں
گزرے ہیں فضلِ رب سے، ضیاؤں میں رات دن

اپنے جو ہیں کو اکبر قسمت نکھرتے ہیں
روزِ حساب سے کہاں ہم لوگ ڈرتے ہیں
سرکار ﷺ کو سلام صبح و شام کرتے ہیں
ربِ جہاں کے لطف سے اپنے گزرتے ہیں

سرکارِ دو جہاں ﷺ کی عطاؤں میں رات دن
کوئی خوش زمانے کی ہم سے نہ ہو بعید
ہر لمحہ کبریا کا ہو ہم پر کرم مزید
صبح و مسائے دے ہم کو یہی نوید
”ہر شبِ برات ہو“ ہر روزِ روزِ عید“

کر لیں بس جو ان ﷺ کے گداؤں میں رات دن
آقا ﷺ کی بارگاہ میں پھر بار پاؤں گا
حالِ دلِ حزنیں انھیں جا کر سناؤں گا
زاوِ رہِ حیات وہاں سے میں لاؤں گا
جب سوچتا ہوں شہرِ پیہر ﷺ کو جاؤں گا
رہتا ہوں جانے کیسی ہواؤں میں رات دن

مختصر تاریخ

(21)

پیامِ خاص مرا اپنے روز و شب کو ہے
مدد ہے میری اور اپنے شگفت لب کو ہے
یہی اشارہ مرا زندگی کے ڈھب کو ہے
یہ رہنمائی ہے جو منزلِ طلب کو ہے
کہ ذوقِ لطف و ترقمِ حبیبِ رب ﷺ کو ہے
خمیدہ سر ہوں محبت کے پیشِ منظر میں
زباں بھی لال ہے مدحِ حبیبِ داور ﷺ میں
قدم اٹھے ہیں تو راوِ دیارِ سرور ﷺ میں
نگوں قلم ہے تو قصدِ حصولِ چادر میں
لپکتا ہاتھ مرا دامنِ ادب کو ہے

جمال سرور ہر دوسرا ﷺ ہے دید و شنید
مدح آقا و مولا ﷺ ہے اپنا کارِ سعید
ہمیں اعانتِ جبریل کی ملی ہے نوید
وہ اور ہیں کہ جو رہتے ہیں رحمتوں سے بعید

رُخِ وعید تو حَمَالۃُ الْحَطَبِ کو ہے
رہا جہان میں اجدادِ پاک کا شُرہ
تھے عبداللہ والدِ عبدِ مُطَلَبِ دادا
تمام جاننے والوں میں احترام تھا ان کا
جو ورثہ عظمتوں کا تھا حضور ﷺ تک پہنچا
ہر ایک اوجِ نصیب آپ ﷺ کے نسب کو ہے

مری نگاہیں ہیں ذوقِ خیدگی سے لگوں
میں دست بستہ نہ کیوں اُن کے در پہ حاضر ہوں
خدا جو پڑھتا ہے میں بھی درود کیوں نہ پڑھوں
مجھے ہے نعت میں مصروفیت ہی وجہ سکوں
کہ میرے خالے کا رُخِ جاوہِ ادب کو ہے

مختصر تفسیر

(22)

مدح حضور ﷺ سے ہوئی تزئینِ رُو مری
یادِ نبی ﷺ میں آنکھیں رہیں باوضو مری
اُن کے حوالے سے ہی رہی گفتگو مری
جلِ غلامی جن کی ہے نسبِ گلو مری

قربانِ ان پہ جانِ غارِ آبرو مری
ہو جاتی مغفرت کی نہ پہلے سے کیوں اُمید
رضواں سے کیوں نہ ملتی مجھے خُلد کی نوید
ہوتا نہ کیوں میں رحمتِ آقا ﷺ سے مستفید
مجھ پر کرم حضور ﷺ نہ فرماتے کیوں مزید
مملو بہِ اِقتنان رہی ہے جو خُو مری

اللہ نے کہا ہے کہ رحمت ہیں مصطفیٰ ﷺ
ہم کو ہے اُن کا دونوں جہانوں میں آسرا
”عصیاں شعار میرا ہے“ سرکار ﷺ نے کہا
جب سوچتا ہوں کون ہے ایسا حضور ﷺ کا

لگتا ہے جیسے بات ہے یہ ہو سہو مری
الفت نبی ﷺ کی ہو گی مرا مطمح نظر
یوں چل سکوں گا راہِ نبیؐ عزیز ﷺ پر
پہنوں گا میں ملائیں مانوس و معتبر
ہو گا ضرور سیرتِ سرکار ﷺ کا اثر
کردار کی قیص جو ہو گی رفو مری
میری زباں سے کم نہ ہو درودِ درودِ پاک
برہتا رہے وظیفہٴ خالق میں رانہاک
جیبِ صباغِ آرزو بھی ہو گی اس سے چاک
ہوں گے رفو اسی سے مقدر کے سارے چاک
پھیلی حدیثِ صَلِّ عَلٰی کُوْہِ کُوْہِ مری

مختصر

(23)

جو میں نے ماجرا دل کا کہا تو کیا تعجب ہے
مدحِ پاکِ آقا ﷺ میں برہا تو کیا تعجب ہے
جو میں جبلِ غلامی میں بندھا تو کیا تعجب ہے
ملائک کہ رہے ہوں مرجبا تو کیا تعجب ہے
مقدّر ہو گیا میرا رسا تو کیا تعجب ہے

میں اُن کا نام لیوا تھا، میں اُن کا نام لیوا ہوں
اسی نسبت سے اچھا تھا، اسی حالت میں اچھا ہوں
خدا کے فضل سے میں بے نیازِ خوفِ عقوبی ہوں
محبتِ کیش ہوں، مدحتِ نگارِ حُسنِ روضہ ہوں

مرا جانا مدینہ میں ہوا تو کیا تعجب ہے

حقیقت سی حقیقت ہے، نہ تھا سرکار ﷺ کا سایہ
 علو مرتبت اُن سا کسی نے بھی نہیں پایا
 پلٹ دی عالم انسانیت کی آپ ﷺ نے کھلیا
 کوئی تخلیق اُن جیسا مشیت نے نہ فرمایا

ثنا کرتا ہے پھر اُن کی خدا، تو کیا تعجب ہے
 جو اہل عشق ہیں، گاتے ہیں نغمے روز و شب اس کے
 مقیم سدرہ رتے کو سمجھ پایا ہے کب اس کے
 ہیں سر پر اولیا و اصفیا کے، سائے جب اس کے
 سر عرشِ علی محفوظ جب ہیں عکس سب اس کے
 بنا ہے زیرِ دل، وہ نقش پا تو کیا تعجب ہے
 خزاں کے دور میں، گرمی میں، سردی میں، بہاروں میں
 محبت بانٹتا رہتا ہوں میں آقا ﷺ کے پیاروں میں
 لٹاتا ہوں میں تسکین کے خزانے بے قراروں میں
 نہیں آتا ہے میرا نام گو شب زندہ داروں میں
 پذیرا ہے مگر ذوقِ ثنا تو کیا تعجب ہے

فخستہ

24

جسے بھی جذبہ الفت نہال رکھتا ہے
 کہاں وہ خواہشِ مال و منال رکھتا ہے
 عجیب رنگ کا وہ حال و قال رکھتا ہے
 نہ خوف و حُزن، نہ فکرِ مال رکھتا ہے
 سکونِ کمال کا وہ حسبِ حال رکھتا ہے
 رکھے گا زیرِ کرم اس کو بے نیاز بہت
 جہاں کے لوگوں میں ہو گا وہ سرفراز بہت
 نہ اس کی مدح کریں کیوں ثنا طراز بہت
 کریں ہم اُس کی فحلائی پہ کیوں نہ ناز بہت
 جو دل میں عشقِ صیب و بلال رکھتا ہے

پہنچ سکے نہ مدینے میں جو تولا کی
وہاں پہ جا کر نہ کر پائے جہنہ فرسائی
اگر ہو اس کے مقدر کی کار فرمائی
تو اس کے خواب میں تشریف لائیں آقا ﷺ

کہ زخمِ ہجر بھی یوں راند مال رکھتا ہے
مرے حضور ﷺ کی راہوں کا جو ہوا راہی
رہ صواب و طلب میں سلامتی چاہی
کبھی قریب نہ پھٹکے گی اُس کے، گمراہی
خدا شناسی ہوئی اس کو، اور خود آگاہی
وہ خود جمیل ہے، نورِ جمال رکھتا ہے
ہاں، نقشِ پائے نبی ﷺ جس کا رہنما ہو گا
وہی خدا کے کرم کا بھی آشنا ہو گا
دردِ خوانوں میں شامل وہ ہو گیا ہو گا
اسے خیالِ حقوقِ العباد کا ہو گا
وہی تو خواہشِ اصلاحِ حال رکھتا ہے

مختصر تفسیر

(25)

نہ حملہ کر سکے اوہامِ دل پر
ہوا طیبہ کا یہ راکرامِ دل پر
خوشا یہ نقشِ خوش انجامِ دل پر
رسائی ہو گئی راقمِ دل پر

کرم سرکار ﷺ کا ہے عامِ دل پر
مدد کرنے پہ آ جائے مقدر
نہاں خانہ جو ہو اپنا منور
کرم خالق بھی فرمائے برابر
اگر ہو دیدہ دینا میسر

لکھا پاؤ نبی ﷺ کا نامِ دل پر

محبت اس میں ہے آقا ﷺ کی رہتی
کہاں اس کے سوا ہے اس میں کچھ بھی
نہیں کیا اس قدر اکرام کافی
تمنا اپنی تو کیا اور ہوتی

ہر اک نعت کا ہے اتمام دل پر
اسی پر خوش مرے سرکار ﷺ ہوں گے
یہی سلمان ہوں گے مغفرت کے
رکھا جاتا ہے ان کو دور در سے
طوافِ روضہ میں کھاتے ہیں دھکے
مگر لیتے نہیں خدام دل پر
مرے امداد گر ہیں میرے آقا ﷺ
ہمہ اوقات ہیں وہ لطف فرما
کرم ہو گا شفیع المذنبین ﷺ کا
تو کیا روزِ جزا کا خوف ہو گا
اثر کیونکر کریں آلام دل پر

مختصر نعت

(26)

نبی پاک ﷺ متصرف ہیں مہر و ماہ و انجم پر
انھیں بلوایا رب نے پاس، اُکسلیا تکلم پر
سرِ عرش اُن کو آمادہ کیا اُس نے تبسم پر
مقامِ حُرمِ سلیم سابقہ لیکن کھلا تم پر
کوئی ہے طورِ سینا پر، کوئی چرخِ چارم پر
نظر آتے ہیں جو ہنتے ہوئے، پھولوں کی ہیئت میں
ہوئے چشمک زنی میں منہمک تاروں کی صورت میں
خدا کے فضل سے، میں بھی ہوں شامل اس جماعت میں
مگن جس جس کو بھی لوگوں نے دیکھا ہے مسرت میں
کرم آقا ﷺ کا اُکساتا ہے اُن سب کو تبسم پر

یہ خطرہ تھا، پریشانی نہ کچھ روز قیامت ہو
یہی ڈر تھا، عمل نامہ نہ اب وجہ مصیبت ہو
کہیں مجھ کو جہنم میں نہ پہنچانے کی صورت ہو
گماں لیکن ہوں سب غنقا، اگر چشم عنایت ہو
شفاعت کا یقیں ہو جائے غالب ہر توہم پر

یہی تو تربیت ماں باپ نے دی مجھ کو بچپن سے
ہو نفرت دشمن دیں سے تو اُس کے علم اور فن سے
ہر اک ظلمت کدے، ہر ایک دایرِ غیر روشن سے
مرے سرکارِ والا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر اک گستاخ دشمن سے

مرا ایمان مجھے تیار رکھتا ہے تصادم پر
مری عصیاں شعاری کا بہت تم ذکر کرتے ہو
مجھے نارِ جہنم سے ڈراتے ہو عُثْبُ، لوگو!
حقیقت یہ مری لوحِ مقدر پر لکھی پڑھ لو
رقم ہے جو دیرِ دولت پہ اُن کے بھی، اگر دیکھو
ہمہ اوقات وہ آمادہ رہتے ہیں ترجم پر

مختصر تفسیر

(27)

نو دس برس سے لطف و کرم میں کمی نہیں
ہر سال طیبہ میں مری کیا حاضری نہیں!
حالت بہ فضلِ رب یہ مری عارضی نہیں
کچھ ماسوائے طیبہ، نظر دیکھتی نہیں

شفقت یہ مجھ پہ کیا مرے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نہیں؟
دنیا نے بارہا یہ کیے ہیں مشاہدات
اچھی نظر بھی آئے بظاہر جو کوئی بات
اصلاً نہیں کسی کے لیے باعثِ نجات
گر ہو نہ اس کا منبع و مصدر نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات
انسانیت کی اُس میں ذرا بہتری نہیں

ہر لمحہ میرے واسطے ہے باعث سکون
 فردا سے اپنے کیسے نہ میں مطمئن رہوں
 مجھ پر کرم نہ خالق و مالک کرے گا کیوں
 طیبہ رسائی کا نہ رہے ذوق کیوں فزوں
 محبوبِ کبریا ﷺ کا میں کیا امتی نہیں؟
 پوشیدہ راز سیکڑوں ہیں ایک راز میں
 میں ہوں نبی ﷺ کی چشمِ عقیدت نواز میں
 میرے لیے بہشت ہے حکمِ جواز میں
 رکھتی ہے نعت مجھ کو حدِ امتیاز میں
 فردِ عمل میں نیکی اگرچہ کوئی نہیں
 پوچھا گیا کہ گیت کیا اوروں کے گاؤ گے؟
 غیر نبی ﷺ کے آگے کبھی سر جھکاؤ گے؟
 کیا نعت کے علاوہ کہیں جی لگاؤ گے؟
 پوچھا گیا کہ طیبہ سے جنت کو جاؤ گے؟
 میرا جواب ظاہر و باہر تھا ”جی نہیں“

مختصر نعت

(28)

لطف فرمائیں گے سرکار ﷺ بروزِ محشر
 مرحلہ ہو گا نہ دشوار بروزِ محشر
 پائے گا دولتِ دیدار بروزِ محشر
 ہو گا عزت کا سزاوار بروزِ محشر
 دیکھنا وقر گنگار بروزِ محشر
 تھا جو ظلماتِ کدہ وہ ہوا یک دم روشن
 آتش افروز جو گھر تھا بنا ناز گلشن
 رنج و اندوہ کے سب بند ہوئے ہیں روزِ ان
 چھٹ گئی میرے عمل نامے کی کالک فوراً
 آئے جب پیدِ ابرار ﷺ بروزِ محشر

واسطہ عدل سے پڑ جائے گا جب لوگوں کو
اور نظر آئے گا خالق کا غضب لوگوں کو
عفو و رحمت کی جہاں ہو گی طلب لوگوں کو
میرے سرکار ﷺ کی توقیر کا، سب لوگوں کو

کرتا پڑ جائے گا اقرار بروئے محشر
دے نہ سکتے تھے ملائک تو کسی کو بھی ڈھیل
پا گئے پھر بھی گنہگار رہائی کی سبیل
ہوئے سرکار ﷺ رحمے، اُمتِ عاصی کے کفیل
عدل بھی رحم کی صورت میں ہوا ہے تبدیل
ڈر ہے اپنے لیے بیکار بروئے محشر
پھیلے ہر چار طرف پیار سے مملو خوشبو
"مرحبا" نطقِ ملائک کا ہو نعرہ ہر سو
حور و غلام کے کھلے ہوں رمی جانب بازو
عرش کی سمت سے آ جائے صدائے "صلو"
جب کہوں نعت کے اشعار بروئے محشر

مختصر تفسیر

(29)

کسی نبیؑ نے بھی پایا نہ آپ ﷺ کا پایہ
کوئی نہ اور سرِ لامکں پہنچ پایا
نہیں ہے اور کوئی، جو خدا کو دیکھ آیا
نبی ﷺ کو خلعتِ محبوبیت جو پہنایا

تو رب نے ان کو مقامِ دُنا پہ ٹھہرایا
ملے لقب جنہیں مُزَّمِّل اور طہ کے
جو دستگیر ہیں اپنے ہر ایک شیدا کے
جو شہر یار ہیں طیبہ کے اور بطحا کے
ہے کون ایسا، سوائے حضورِ والا ﷺ کے
کہ جس کا خُلق خدائے عظیم کو بھلایا

معاونت جو مجھے مل گئی ہے قسمت کی
مرے رسولِ مکرم ﷺ نے مجھ پہ شفقت کی
اب انتہا ہی نہیں ہے مری کسرت کی
کہاں رہی ہے مجھے احتیاجِ ثروت کی

مرا جو مدحِ رسولِ امیں ﷺ ہے سرمایہ

ضررِ رساں رہے سارے علائقِ دنیا
نہ پایا میں نے حقیقت میں کوئی بھی اپنا
نہ دیکھا ظاہر و باطن میں کوئی اک جیسا
تلاشِ اُنس و محبت نے مجھ کو دوڑایا

تھکا تو سایہٴ یارِ نبی ﷺ میں ستلایا

یہ اہلِ عشق و محبت کہ ہیں نظر آتے
نہیں ہیں ران میں مگر قول و فعل کے ناتے
ہمکتا ران کے اثر سے تو وہ غضب ڈھاتے
مجھے نہ آپ کبھی راہِ راست پر پاتے

مگر میں جھانے میں ابلیس کے نہیں آیا

پنج نسبت

(30)

یہ مجھ پہ میرے تصور نے لطف فرمایا
پلٹ دی قلب و نظر کی اک آن میں کایا
نرالا چترِ کرم میرے سر پہ ہے چھلایا

مرے نبی ﷺ کا مرے لب پہ ذکر جب آیا

تو اپنے آپ کو میں نے مدینہ میں پایا

اُسی سے خوش ہے خدا اور حضور ﷺ بھی راضی

اُسی کی دنیا بھی اچھی ہے اور عقبی بھی

عمل میں جس کے در آئی ہے سنتِ نبوی ﷺ

سمجھ کے عاجزی کو جس نے اپنا سرمایہ

غور و کبر و رعونت کے قصر کو ڈھلایا

براہِ راست تو میں نے رسائی جب چاہی
رہا اندھیروں کے رستوں کا رات دن راہی
یہ جان کر کہ ہوئی مجھ سے سخت کوتاہی

وسیلہ پھر جو میں اپنے حضور ﷺ کا لایا
ہر اک مطالبہ میں نے خدا سے منوایا
بزدلِ حشر جو اعمال سب جتانے تھے
بڑے بتوں کے قدم پھر تو ڈمگانے تھے
گناہگار تو محشر میں مارے جانے تھے
زِ راہِ لطف و کرم ان کو ”اپنا“ فرمایا
تمام معصیت کاروں کو کس نے چھڑوایا
درا کریمِ خدا مجھ پہ لطف فرما ہے
یہ آج میرا ہے، کل آنے والا میرا ہے
کرم یہ مجھ پہ نہیں ہے تو اور پھر کیا ہے
مجھے جو یادِ دیارِ نبی ﷺ نے تڑپایا
تو میں بفضلِ تعالیٰ وہاں سے ہو آیا

پنچساعت

(31)

تمنا ہے یہی میری کہ جب صبحِ قیامت ہو
تو سب سے پہلے قرآنِ مقدس کی تلاوت ہو
پھر اس کے بعد ہونٹوں پر مرے آقا ﷺ کی مدحت ہو

مدحِ پاکِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی یہ صورت ہو
کہ سب حضار پر اللہ کی بارانِ رحمت ہو
طفیلِ مصطفیٰ ﷺ ملتی ہے ہر شے، قاعدہ یہ ہے
اب اپنی ہے تمنائے دلی کیا، دیکھنا یہ ہے
دعا اللہ سے اپنی، بشکلِ التجا یہ ہے

ہو بخششِ حشر میں، دنیا میں دولت ہو کہ شہرت ہو
ہمیں جو کچھ ملے، اس کی پیغمبر ﷺ ہی سے نسبت ہو

مختصر نصیحت

(32)

ہم عجب انداز سے ہیں برسرِ کارِ حیات
 دم بہ دم کھینچے لیے جاتا ہے رہوارِ حیات
 گرمی بازار بن بیٹھے ہیں تجارتِ حیات
 بندہ پرورا سوچئے کیا یہ ہیں اطوارِ حیات؟
 کیوں نبی ﷺ کو ہم نہیں کرتے ہیں مختارِ حیات
 ہوتی ہے پیشِ نظر اُن کے، جہاں کی بہتری
 قابلِ تقلید ہو جاتی ہے اُن کی زندگی
 منہجِ انسانیت اُن کو کھوں گا واقعی
 درحقیقت ہیں وہی انسانِ اخیرِ حیات
 شہرِ آقا ﷺ سے جو پا لیتے ہیں اقدارِ حیات

نگاہِ کبریا میں ہے وہی بندہ پسندیدہ
 کبھی دنیا و عقبی میں نہیں ہو گا وہ رنجیدہ
 کیا جس کو حبیبِ پاک ﷺ کا خالق نے گرویدہ
 مُقدّر میں رقم جس شخص کے یمن سعادت ہو
 جسے اعزازِ مدح سرورِ عالم ﷺ ودیعت ہو
 محبتِ دل میں بھی ہو، جب زباں پر ذکر ہو اُن ﷺ کا
 کہ نعت الفاظ کا، یا پھر ترنم کا نہیں قصہ
 اگر سرکارِ ﷺ کی مدحت کا ہر اک حرف ہو سچا
 تو اُن ﷺ کا مدح خواں بیگانہ رنج و مصیبت ہو
 مگر یہ شرط ہے، ہر لفظ جذبے کی علامت ہو
 عقیدت ہی کے تاروں سے گندھا ہو جس کا ہر ریشہ
 اُسے ممکن ہی کب ہے، ہو کبھی محشر کا اندیشہ
 اگرچہ ہو کوئی محمود ایسا معصیت پیش
 رہا ہو جائے گا، جب جوش پر دریائے رحمت ہو
 جو ہو فردِ گنہ اس کی، وہ اک لمحے میں غارت ہو

یہ رسولِ پاک ﷺ کی الفت میں مستحکم نہیں
 اس میں رنگِ اسوہ سرکارِ ہر عالم ﷺ نہیں
 اس کا مقصد آج بہبودِ بنی آدم نہیں
 قابلِ نفیس ہوئی جاتی ہے رفتارِ حیات
 ہو گئے بدبخت ہم سے، دور از کارِ حیات
 ہم کو تو رہنا تھا اقدارِ اخوت کے نقیب
 لطف فرما رہتے اس صورت میں خالق کے حبیب ﷺ
 لیکن اس رستے کو تاج بیٹھے ہیں، اے وائے نصیب!
 ہم سمجھ پائے نہ جلدی سے جو اسرارِ حیات
 روند ڈالی جائے گی آخر کو دستارِ حیات
 حشر کے دن سب سے بالآخر یہ پوچھا جائے گا
 کائناتِ زندگی میں کون کیا کرتا رہا
 کس قدر کس کو حبیبِ کبریا ﷺ سے پیار تھا
 ضبط ہو جائے گا جب آخر کو "اخبارِ حیات"
 دورِ استفسار ہو گا آئندہ دارِ حیات

مختصر نعت

(33)

میں بتاتا ہوں، نبوی ﷺ کے شہر میں کیونکر رہو
 سرہندی چاہتے ہو تو گلندہ سر رہو
 عشق کے اظہار میں دنیا سے مت دب کر رہو

تم درودِ مصطفیٰ ﷺ بر لبِ بہ چشم تر رہو
 طیبہ میں یوں زیرِ ظلِ لطفِ پیغمبر ﷺ رہو
 تم محقق، ناقد و شاعر کہ دانش در رہو
 اپنے پیغمبر ﷺ کا پکڑے دامنِ اطہر رہو
 ہٹ کے راہِ پاکِ آقا ﷺ سے نہ شہہ بھر رہو
 سامنے دنیا کے آؤ، یا پس منظر رہو
 تم بہرِ حالت نبی ﷺ سے سائل چادر رہو

مختصر

(34)

آخر دمے حضور ﷺ کی مجھ پر نظر ہوئی
 طیبہ پہنچ گیا جو دعا کارگر ہوئی
 ہر سانس میری 'عشق کی پیغام بر ہوئی
 پھر بات بات پر جو رمی چشم تر ہوئی

دنیاۓ معصیت جو تھی 'زیر و زیر ہوئی

یوں مجھ سے مدحت شہ والا گھر ﷺ ہوئی
 شام آئی اس میں 'اس میں طلوع سحر ہوئی
 وہ بے خودی رہی کہ نہ اپنی خبر ہوئی
 شکر خدا کہ اس طرح میری بسر ہوئی

ہر سانس میری زندگی کی 'معتبر ہوئی

نوجوان یا ہو جوان، کم سن ہو یا ہو تم مسن
 فضلِ خلاقِ دو عالم سے رہو گے مطمئن
 تب رہو گے سایۂ الطافِ رب میں رات دن

جب ہمہ اوقات مدحت گوئے پیغمبر ﷺ رہو

اور پھر اس کیفیت میں عجز کے پیکر رہو

اُسوۂ سرکارِ والا ﷺ کو رکھو پیشِ نظر

یہ صراطِ مستقیم اپناؤ 'پھر دیکھو اثر

فتحِ یابی 'کامرانی پاؤ گے دلہیز پر

اثرِ بالمعروف کے رستے پہ چلتے گر رہو

نامور ہونوں کی اس دنیا میں قد آور رہو

وہ ہے خوش قسمت 'جسے عرفان حاصل ہو گیا

زندگی کیا ہے؟ دمے آقا و مولا ﷺ کی عطا

اس کی قربانی رہو سرکارِ ﷺ ہی میں ہے روا

زندگی 'جلوداں بے شبہ حاصل کر رہو

حفظِ ناموس پیغمبر ﷺ میں اگر تم مَر رہو

اک روشنی سی تا بہ حدودِ نظر گئی
میرے خیال و فکر کو مسحور کر گئی
کترا کر مجھ سے گردشِ شام و سحر گئی
مدحِ رسول ﷺ ہی میں شبِ غم گزر گئی

مدحِ رسول ﷺ ہی میں نمودِ سحر ہوئی
دم بھر میں ختم ہو گئی غم کی سیاہ رات
اندوہ و رنج و حُزن نے کھائی وہیں پہ مات
جو لوگ اُس طرف تھے، انھیں مل گئی نجات
آقا ﷺ کی جس طرف کو ہوئی چشمِ التفات
ربتِ جہاں کی چشمِ کرم بھی اُدھر ہوئی

احقر کو یوں صراطِ ہدایت نصیب ہو
دنیا میں مصطفیٰ ﷺ کی محبت کی نصیب ہو
سُنّت میں اُن کی، حفظِ صداقت نصیب ہو
محشر کے روز اُن کی شفاعت نصیب ہو

سب کچھ ہے اس میں، گو یہ دعا مختصر ہوئی

مختصر تاریخ

(35)

اپنی تفصیلِ سخن میں ہے خلاصہ دل کا
ہم کسی چیز سے کرتے نہیں سودا دل کا
مُفت دے دیتے ہیں اک آن میں ہدیہ دل کا
جب سمجھ لیتے ہیں ہم لوگ اشارہ دل کا

جوڑ لیتے ہیں دیرِ آقا ﷺ سے رشتہ دل کا
یوں دھڑکنا تو ہے بنیادی فریضہ دل کا
میں نے لیکن کبھی پوچھا جو ارادہ دل کا
”دیرِ آقا ﷺ پہ چلو“ یہ تھا تقاضا دل کا
ہم پہ واضح ہوا اِس دھنگ سے منشا دل کا
بن گیا شہرِ نبی ﷺ قبلہ و کعبہ دل کا

جان جائے کوئی خوش بخت جو معنی دل کا
راز آخر کو ہو اُس شخص پہ افشا دل کا
دیکھنا جس کے مقدر میں ہو جلوہ دل کا
جان جائے گا حقیقت کو وہ بندہ دل کا

محسن دربار پیمر ﷺ کو ہے رستہ دل کا
اُس میں اخلاص کا اک جذبہ کامل پایا
محبوب خدا ﷺ میں اُسے گھائل پایا
شاعِل رقصِ تولا سِرِ محفل پایا
شرِ طیبہ کی گزر گاہ کا سائل پایا
میں نے اندازہ لگایا جو ذرا سا دل کا
التجاؤں کا جو پھیلایا ہے دامنِ آخر
چاہتا ہوں کہ مدینے میں ہو مدفنِ آخر
ہو گی اُس پر یہ تمنا مری روشنِ آخر
جان جائے گا وہ اک روز یقیناً آخر
جب میں پاؤں گا کبھی کوئی شناسا دل کا

مختصر نعت

(36)

مرثہ پہ اشکِ ندامت دکھائی دیتا ہے
عجب سکونِ طبیعت دکھائی دیتا ہے
ہمارا زورِ عقیدت دکھائی دیتا ہے
کہ اختتامِ مسافت دکھائی دیتا ہے
حضور ﷺ کا دیرِ دولت دکھائی دیتا ہے
ہمیں جو بامِ صداقت دکھائی دیتا ہے
یہ نعت لکھنا سعادت دکھائی دیتا ہے
سببِ حضور ﷺ کی رحمت دکھائی دیتا ہے
قلمِ عطیہ فطرت دکھائی دیتا ہے
ورقِ درِ پچہ جنت دکھائی دیتا ہے

کہاں وہ مہرِ قیامت دکھائی دیتا ہے
نبی ﷺ کا دامنِ رحمت دکھائی دیتا ہے
خدا کا لطف و عنایت دکھائی دیتا ہے
شفاعتوں کی جو صورت دکھائی دیتا ہے
یہ اہتمامِ رسالت دکھائی دیتا ہے

دروں سرِّ حقیقت دکھائی دیتا ہے
خدائے پاک کی حُجَّت دکھائی دیتا ہے
کمالِ حسنِ عبادت دکھائی دیتا ہے
چراغِ راہِ ہدایت دکھائی دیتا ہے
ہماری تو یہ ضرورت دکھائی دیتا ہے

وہ لمحہ شیطنت جب زیرِ دام ہوتی ہے
کہ جس میں رحمتِ سرکار ﷺ عام ہوتی ہے
کہ جس میں دنیا کی چاہت حرام ہوتی ہے
کہ جس میں مدحِ رسولِ انام ﷺ ہوتی ہے
وہی تو لمحہ غنیمت دکھائی دیتا ہے

مختصر تفسیر

(37)

مقدّر بن گیا اللہ اکبر!
بہ فضلِ مصطفیٰ ﷺ اللہ اکبر!
کرم کا سلسلہ اللہ اکبر!
کہ جو مانگا ملا - اللہ اکبر!
نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ اٰلِہٖ وَسَلَّم اکبر!
نبی ﷺ کا مرتبہ اللہ اکبر!
ہیں محبوبِ خدا ﷺ اللہ اکبر!
خدا کے ہم نوا اللہ اکبر!
ہمارا آسرا اللہ اکبر!

انھی دل سے صدا "اللہ اکبر"

مدینہ طیبہ اللہ اکبر!
 ہے اک دولت سرا اللہ اکبر!
 وہاں سے مل گیا اللہ اکبر!
 طلب سے بھی سوا اللہ اکبر!

یہ سلمان عطا اللہ اکبر!
 حبیب کبریا ﷺ اللہ اکبر!
 شہر ہر دوسرا ﷺ اللہ اکبر!
 جو تھا مملوک تھا اللہ اکبر!
 مزا سا ہے مزا اللہ اکبر!
 اکبر! اللہ اکبر!
 رمی طرز وفا اللہ اکبر!
 میں ہوں مدحت سرا اللہ اکبر!
 یہی ہے مشغلہ اللہ اکبر!
 ہوا یوں جہنہ سا اللہ اکبر!
 اکبر! اللہ اکبر!
 کرم ہے آپ ﷺ کا اللہ اکبر!

مختصر تفسیر

(38)

آیا ہوں لوحِ دل پہ محبت لکھا کے میں
 قربان کیوں نہ ہوں کرم مصطفیٰ ﷺ کے میں
 یادِ نبی ﷺ میں گم ہوا سب کچھ بھلا کے میں
 رکھتا ہوں روح و جاں میں مدینہ بسا کے میں
 لاؤں گا روزِ حشر بھی تحفے ثا کے میں

خالق کے اور خلقتِ خالق کے درمیان
 محبوبِ کبریا ﷺ کی جو عالی ہے حیثیت
 بے مانگی، علم و ہنر کی طرح کہاں
 مجھ سے ڈھکی چھپی ہے رمی اپنی معصیت
 تسلیم کر رہا ہوں یہاں سر جھکا کے میں

ہنے لگے فرشتے عمل نامہ دیکھ کے
 امکانِ مغفرت کہیں اس میں ذرا نہیں
 اُن کو پتا نہ تھا کہ شفاعت کے باب سے
 یہ کارروائی دیکھتے ہیں ختمِ مرسلین ﷺ
 ایسا لگن تھا، چپ ہی رہا مسکرا کے میں

(39)

مختصر تاریخ

کرتے ہیں اک وظیفہ و خوش و طُور بھی
 وہ دیکھو، ہو گئے ہیں ملائک بھی ہم نوا
 تقلیدِ انبیاءِ یحییٰ خوش قسمتی یہی
 خالق کی ہم زبانی کا اعزاز مل گیا
 مشغول ہوں جو ورد میں صَلَّی عَلَیْہِ کے میں

قریبِ رسولِ پاک و مکرم ﷺ کی چھوڑ کر
 ماحول جس جگہ کا تقدُّس فروز تھا
 احساس ہے مجھے کہ میں اک فردِ کم نظر
 لاہور کی کثیف فضاؤں میں آ گیا
 پہتا رہا ہوں کتنا مدینے سے آ کے میں

کہا ہے آقا ﷺ کو رب نے رحمت، کہا ہے یس اور طہ
 انھی کو مَزْمَل، کہا ہے، انھی کو مُدَّتِر پکارا
 رضا انھی کی وہ چاہتا ہے کہ رتبہ محبوبیت کا بخشا
 انھی کی مدحت میں کہہ دیا ہے خدا نے اپنا کلام سارا

خطاب ان کو بُسب کا بخشا، لقب جو ان کا رَسُوْل رکھا
 جو دل سے ایمان لائے حق پر، محب وہ میرے نبی ﷺ کا ہو گا
 رضا جو چاہے حبیبِ حق ﷺ کی، بناؤ، کیونکر کسی کا ہو گا
 جو اُن کا پیرو ہے، اذن اس کو مدینے میں حاضری کا ہو گا
 جو نعت گو ہے جو نعت خواں ہے، گدا وہ اُن کی گلی کا ہو گا
 مرے پیہرِ ﷺ نے اپنی الفت کو کتنا سہلِ الحصول رکھا

نہ میں ہوں محتاج اور کسی کا، ملی ہر اک شے نبی ﷺ کے در سے
خدایا! ہر سال حاضری درِ پیہر ﷺ کی بھیک دے دے
مدحِ آقا ﷺ میں زندگی ہو، راسی میں احقر وفات پائے
کشیدہ ہو وہ فضائے طیبہ سے، آخری جو بھی سانس آئے

کبھی نہ خواہش کا میں نے اپنی، زیادہ عرض اور طویل رکھا
خُمِ حجازی سے جب سے پی ہے، مٹا تعلق اک ایک شے سے
حسین ترانے دلوں میں چھوٹے، فضائے طیبہ کی نرم لے سے
پہنچ ہی جاتا ہوں شرِ آقا ﷺ میں گرتے پڑتے میں جیسے تیبہ
خدا نہ کیوں مہربان ہوتا، کرم نہ کرتے حضور ﷺ کیسے

سجا کے ٹوپی میں اپنی میں نے جو نقش پائے رسول ﷺ رکھا
میں ملنے والوں سے جب ملا ہوں، درود پڑھتے ملا ہمیشہ
حقیر ہوں گو، رہا ہوں مداح اپنے سرکار ﷺ کا ہمیشہ
رمی زباں سے ادا ہوئی ہے رسولِ حق ﷺ کی ثنا ہمیشہ
میں ذکرِ آقا ﷺ میں موتی اشکوں کے بھی لٹاتا رہا ہمیشہ
بہ فضلِ خالق راسی روپیے کو اپنا اصل الاصول رکھا

مختصرات

(40)

مجھ پہ کیا ہو گا اثر، تم مجھے جو کچھ بھی کہو
کیوں نہ کہیں دل میں جگہ دوں اُنھی انسانوں کو
نام لیوا ہیں رمے سرورِ کونین ﷺ کے جو
لوں میں آنکھوں میں مدینے کے نظاروں کو سمو
لطفِ خالق سے اگر حُسنِ نظر حاصل ہو
اونچِ افلاک پہ ہو کیوں نہ مقدر اُس کا
کس میں جرأت ہے، کہے خود کو وہ ہمسرا اس کا
ذکرِ حوران و ملائک کے ہو لب پر اس کا
حالِ محشر میں نظر آئے گا بہتر اُس کا
جس کو توفیقِ ثنا شام و سحر حاصل ہو

میری منزل تو نہ بدلی ہے، نہ بدلے گی کبھی
 مطمح قلب و نظر مجھ کو وہی ہے کافی
 بعدِ مردن بھی نہیں دُورِ طیبہ اچھی
 میری خواہش تو مدینہ میں رسائی ہو گی
 حق سے پروانہٴ جنت بھی اگر حاصل ہو
 جذبہٴ عشق کسی طور نہ مرنے دینا
 رقص اپنے دل سرشار کو کرنے دینا
 حشر تک خود کو کسی شے سے نہ ڈرنا دینا
 اپنے آئندہ کو اس طور سنورنے دینا
 تم کو قسمت سے جو مقصودِ سفر حاصل ہو
 عمر بھر وہ رہے مصروفِ ثنا خوانی میں
 مدحِ محبوبِ خلاق ﷺ کی گل افشانی میں
 اُس کا ہر لحظہ ہو کیفیتِ وجدانی میں
 نورِ اخلاص ہو اُس فرد کی پیشانی میں
 نفلِ الفت کا کسی کو جو ثمر حاصل ہو

مختصر تفسیر

(41)

خلاقِ عالمین ہے بے مثل و بے عدیل
 جو چاہتا ہے، کرتا ہے وہ مالکِ جلیل
 کی اس نے وصلِ سرورِ کونین ﷺ کی سبیل
 آقا ﷺ کے ہے علوٴ مراتب کی جو دلیل
 آیا جگانے کو شبِ معراجِ جبریلؑ
 آرام کر رہے ہوں جو گھر میں حضورِ پاک ﷺ
 آجائے اُن کے واسطے رب کی طرفِ ڈاک
 خدمت میں تھا مثالی فرشتے کا انہماک
 لیکن تھا گھر میں داخلے کو طرفہٴ ایک باک
 اس کے لیے تھا رازن کا محتاجِ جبریلؑ

قاصد کے طور پر جو رکیا رب نے منتخب
پھرتا رہا وہ پیچھے پیہر ﷺ کے روز و شب
لاتا رہا خدا کے جو تھے حکم سب کے سب
ہاتھوں میں اُس نے تھامے رکھا دامنِ ادب
ویسے تو قدسیوں کا تھا سرتاجِ جبریلؑ

مکہ میں تھے حضور ﷺ تو آتا رہا وہاں
طیبہ گئے تو پیچھے ہی پہنچا وہ ترجمان
اس کا تھا کام یہ وہ رہا جس میں کامراں
ان کا پیام اُدھر تو اُدھر کا پیام یاں
سچ، قدسیوں پہ کرتا تھا یوں راجِ جبریلؑ
خالق نے مصطفیٰ ﷺ پہ نبوت تمام کی
آئے گا اب نبی، نہ کوئی وحی آئے گی
خدمت جو وحی لانے کی تھی، پوری ہو چکی
گو سلسلہ پیام کا جاری ہے آج بھی
لیکن وسیلہ اس میں نہیں آج جبریلؑ

مختصرِ حضرت

(42)

یہی قانون ہے الفت کا، یہی ہے آئین
مدحِ آقا ﷺ جو کرے، تم کرو اس کی تحسین
میرے اشعار کی اس طرح ہوئی ہے ترائین
قدحِ گستاخِ نبی ﷺ مجھ کو ہے دجر تسکین
میں نے تو اور کسی کی بھی نہیں کی توہین
کیا کہا؟ رحمتِ حق ہو گی نہ سایہ گستر؟
ہاتھ میرے نہیں پائیں گے نبی ﷺ کی چادر
ہو گی محرومِ عنایت مری جانِ مضطر؟
کیا کہا؟ در پہ نہ بلوائیں گے مجھ کو سرورِ ﷺ
مت کرو، یاروا رمرے حُسنِ یقین کی توہین

کیسے حرمین کے جبریلؑ نے منظر دیکھے
لاتا لے جاتا تھا پیغام وہ آتے جاتے
یوں لگتا تھا دیر سرورِ حق ﷺ کے پھیرے
بڑھ گئے اور بھی اس طرح سے رتبے اُس کے

اس تگ و دو میں نہ تھی رُوحِ امیںؑ کی توہین
علم و دانش کا اگرچہ بنے پیکر کوئی
بچ کے جائے گا مرے ہاتھ سے کیونکر کوئی
ہو گا بد بخت نہ اُس شخص سے بڑھ کر کوئی
میں نے پایا ہے جو گستاخِ پیغمبر ﷺ کوئی
ایسے بد اصل کی فی الفور وہیں کی توہین

خاک کے فرش پہ طیبہ کا نہ منظر ہوتا
فرقِ طیبہ پہ نہ جو گنبدِ اخضر ہوتا
اس خرابے میں کہاں حسن کا منظر ہوتا
گر نہ طیبہ میں قیامِ شرِ برتر ﷺ ہوتا

ہوتی بے شبہ یہ تزئینِ زمیں کی توہین

مختصر تفسیر

(43)

نہ پائیں گے کبھی دنیا و آخرت میں سزا
ہمیں بہ فضلِ خدا ڈر نہیں ہے محشر کا
زباں پہ ہے جو مدحِ رسولِ ہر دوسرا ﷺ
جو پیارِ دل میں بھی ہم نے حضور ﷺ کا رکھا
ہمارے ہاتھ میں صلوات کا علم جو ہوا

بہ فضلِ ربِّ جہان اور بہ لطفِ شاہِ زمن ﷺ
ہمارے دل میں رہی اب نہ معصیت کی جلن
نبی ﷺ کا ابر کرم ہو گیا ضیا افکن
مٹے اک آن میں سارے ہی درد و رنج و رنج

کہ راعتذار ہمارا بہ چشمِ نم جو ہوا

صدائے خُرمی آئی ہے میرے اندر سے
 چار سمت سے بادلِ کرم کے گھر آئے
 طیور بھی اسی عالم میں چچھا اٹھے
 جو قدسیانِ فلک تھے وہ ہم زبان ہوئے
 میں نعت کہنے میں مصروف صُبح دم جو ہوا
 قرار آیا تو اس طرح جانِ مضطر کو
 علو نصیب ہوا ایسے فردِ کم تر کو
 پیار اُس پہ یوں آیا خدائے برتر کو
 بلند رتبہ کیا عاجزی کے پیکر کو
 نبی ﷺ کے پیار میں دیدہ کسی کا غم جو ہوا
 میں کیوں نہ آخری دم تک کروں گا ان کی ثنا
 میں کیوں نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجوں گا
 کرم پذیر ہوں اپنے حضورِ انور ﷺ کا
 کہ مجھ پہ ان کے کرم سے طفیلِ صَبَلِ عَلٰی
 غمِ شدائدِ حالاتِ دہر کم جو ہوا

مختصر نعت

(44)

فضائے طیبہ سے ہے میری فکر پیوستہ
 مجھے ملا جو ہے حُسن و کعبہ کا رستہ
 کہوں گا نعتِ پیمبر ﷺ ہمیشہ برجستہ
 نیا کروں گا میں ہر بار پیشِ گلدستہ
 نہیں ہے سوچ کا طائر جو میرا پرستہ
 رہے عِدامِ اندھیروں کا جو بشرِ راہی
 لکھی ہو لوحِ مُقَدَّر پہ جس کے گمراہی
 کرے تعلیلِ ہر دم یا معذرتِ خواہی
 کب اُس نے نورِ پیمبر ﷺ سے روشنی چاہی
 کہ نور دیکھ ہی پاتا نہیں بصرِ استہ

قلم اٹھایا جو ارقامِ نعت کی خاطر
 قدم اٹھایا کہ طیبہ کا میں بنوں زائر
 درودِ سرور و سرکار ﷺ کا ہوا ذکر
 کرم نما ہوا مجھ پر کچھ اس طرح قلدر
 کہ میرا نخل تمنا ہوا شریستہ
 میں جب بھی اپنے مقدر کو آزاتا ہوں
 بہ دل جو شہرِ حبیبِ خدا ﷺ کو جاتا ہوں
 کبھی قیصرِ نمائش نہیں رسلاتا ہوں
 نہ کوئی زحمتِ اسبابِ رہ اٹھاتا ہوں
 بغل میں رکھتا ہوں بس ایک مختصر بستہ
 خدا کریم ہے اس کے حبیب ﷺ بھی ہیں کریم
 وہ خود رحیم ہے تو یہ بھی ہیں رؤف و رحیم
 عظیم اُس کا کرم، التفاتِ ان کا عظیم
 مگر یہ ایک نہیں ہیں اگرچہ دونوں عظیم
 عجیب اپنے لیے ہے یہ رازِ سرستہ

مختصر نعت

(45)

اس کو حضور ﷺ سے ہے محبت، تو مجھ کو بھی
 وہ بھی درودِ خواں ہے، شعار اپنا بھی یہی
 خالق نے نعت کہنے میں کی میری رہبری
 قرآن اُس کا، میری کُتب ہائے شاعری
 یہ تو خدائے پاک کی تقلید ہو گئی
 آقا ﷺ نے سب کو رُوئے حقیقت دکھا دیا
 گرتے ہوؤں کو آپ ﷺ ہی نے آسرا دیا
 سکے جو اپنے خُلق کا سب پر بٹھا دیا
 سب کو دکھائی اپنے عمل سے خدا رسی
 یوں رب کی ذاتِ لائقِ تحمید ہو گئی

مختصر تفسیر

(46)

سو بات کی یہی تو ہے اک بات مختصر
جس کی حقیقتوں سے ہوا ہوں میں بہرہ ور
مہبط جو گھر ہے وحی الہی کا سر بہ سر
جس گھر میں میرے سرور عالم ﷺ ہیں جلوہ گر
کیسے نہ ہو گا مرجع رجّ و بشر وہ گھر
انوارِ کبریا کا بنا ہے جو مستقر
دونوں جہاں میں ایک وہی گھر ہے معتبر
پہنچے جو اُس جگہ وہی کہلائے دیدہ ور
بے مثل ہے زمانے میں اس گھر کا کروفہ
جس جا مقیم ہیں مرے خیر البشر ﷺ وہ گھر

احسان ہیں نبی کریم ﷺ کے اس قدر
اٹھتا نہیں ہے بار سے جن کے ہمارا سر
اک راہ خوب تر ہمیں آئی مگر نظر
کر لیں ادائے شکر میں تعیل حکم کی
قرآن میں درود کی تاکید ہو گئی
آقا ﷺ علیؑ کے زانو پہ سر رکھ کر سو گئے
گزرا جو وقتِ عصر علیؑ غم میں کھو گئے
آنسو گرا نبی ﷺ پہ تو بیدار ہو گئے

یہ جان کر کہ عصر نہ پڑھ پائے ہیں علیؑ
آقا ﷺ نے چاہا رجعتِ خورشید ہو گئی
میں نے جو ذکرِ پاک کیا فائدہ دلیا
یادِ حضور ﷺ کا دیا دل میں جلا دلیا
تحقیق نعت اپنا شخص بنا دلیا
اس کارکردگی پہ مجھے جو خوشی ملی
ہر سال طیبہ جانے کی تمہید ہو گئی

حالت تو دیکھا چاہیے اُس نابور کی
کیونکر نہ داو دیجیے اُس کے شعور کی
چاہت ہے جس کے دل میں حبیبِ غفور صلی اللہ علیہ وسلم کی
جس نے مدینہ جانے کی خواہش ضرور کی
جس شخص کے لیے ہوا طورِ نظر وہ گھر

چودہ سو دس برس سے جہاں پر ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آماجِ گاہِ نورِ الٰہی ہوئی وہ جا
ہر سو ہے نوریانِ فلک کا حصار سا
باطن کا نور جس کو ملا، دل سے کہ اٹھا

ہے رشکِ صد نجوم و شمس و قمر وہ گھر
کرتی رہے خلافِ رمے، دنیا ساز باز
لیکن رہوں گا فضلِ خدا سے میں سرفراز
ہو جاؤں گا علائقِ دنیا سے بے نیاز
اُس گھر کا میں ہمیشہ رہوں گا ثنا طراز
کر لے قبولِ میری جو سعی سفر وہ گھر

مختصر تاریخ

(47)

خالق نے ہم کو حُسنِ فراست عطا کیا
اور ذوقِ عجزِ لطفِ ندامت عطا کیا
احساسِ آرزوئے محبت عطا کیا
اک مخزنِ رموزِ مسرت عطا کیا

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیرِ دولت عطا کیا

ہر دکھ میں نامِ ہم نے پیہر صلی اللہ علیہ وسلم کا لے لیا
چاکِ دل اُن کی سوزنِ اُطاف نے ریا
مومن نے کام جو رکھا، ان کے لیے رکھا

اللہ نے وساطتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے دیا

جس جس کو بھی قبائِلِ جنت عطا کیا

مختصرات

(48)

ہماری تربیت ایسی ہوئی ہے بچپن سے
 جو دشمنی ہے ہمیں تو نبی ﷺ کے دشمن سے
 ہمارا اس کا تو رشتہ ہے صرف اُن بن سے
 ہم اس کو پکڑیں گے، گر ہو سکا تو، گردن سے
 ہمیں کسی سے خدا واسطے کا کبر نہیں
 ہمیں ہوئی ہے احادیث سے یہ آگاہی
 جو کرنا چاہو خدائے جہاں کو تم راضی
 درود بھیجنا نام نبی ﷺ کو سنتے ہی
 نائل اس میں گوارا نہیں ذرا سا بھی
 تسأل اس میں اگر ہو گیا تو خیر نہیں

کیونکر دلوں میں ہو نہ پیغمبر ﷺ کا احترام
 کرتے ہیں پیش خدمت سرکار ﷺ میں سلام
 کہتے ہیں ہم حضور ﷺ کی نعتیں بالالتزام
 یا پڑھتے ہیں نبی ﷺ کی احادیث صبح و شام
 اللہ نے جو حُسن بصیرت عطا کیا
 رب کا کرم ہے، جھوٹ سے نفرت ہے مستقیم
 جو بات سچ کرے، وہ کہاں ہو گا منفعل
 افکارِ ظلم و شر ہیں نعتوں پہ مشتمل
 اپنے قریب آئے گا کیا اضطرابِ دل
 رب نے ہمیں جو رنگِ عزیمت عطا کیا
 مشغول ہوں درود میں دن رات آج کل
 ہر سال جا رہا ہوں مدینہ کو سر کے بل
 سرکار ﷺ کے حوالے سے ہے اپنا ہر عمل
 ہر لحظہ شکرِ خالق و مالک ہے بر محل
 جس نے مجھے یہ ذوقِ عبادت عطا کیا

مختصر نعت

(49)

آقا ﷺ کا ذکر پاک کہیں پر جو ہو گیا
نام رسول پاک ﷺ کسی نے جو لے لیا
اسم صفت جو سامنے آیا حضور ﷺ کا
لکھا پڑھا یا نام پیبر ﷺ کنا سنا

حرفِ درود تو جو کہے گا تو بات ہے
یہ سوچ کر کہ اثر و نہی سے نفور ہیں
ہیں نیک یوں کہ طالبِ غلمان و حور ہیں
جانچیں تو ہم غریقِ فسوق و فجور ہیں
یہ سوچ کر کہ اسوۂ آقا ﷺ سے دور ہیں
آنسوِ ندامتوں کا بے گا تو بات ہے

اگر ہے تم سے تعلق ذرا فراست کا
تو جان لو، ہے مدینہ مقامِ عزت کا
پتا ہے عظمت و رفعت کا اُس کی وقعت کا؟
وہاں پہ حاضری تو موقع ہے سعادت کا

دیارِ پاک پیبر ﷺ مقامِ سیر نہیں
اگرچہ صاحبِ ایمان ہیں، نہیں کافر
دکھائی دیتے ہیں پرہیزگاری میں ماہر
مگر خدا کی رُخِ پر جو ہم نہ ہوں شاکر
درود ہی نہ ہوا لب پہ جو دمِ آخر
تو شک ہی کیا ہے کہ پھر خاتمہ بخیر نہیں
خدا ہے ہم پہ ہمہ وقت لطفِ گستر بھی
کریم بھی ہے وہ رحمان، بندہ پرور بھی
اُسی کے زیرِ نگینِ خشک بھی ہے اور تر بھی
اُسی کا لطف و کرم ہو گا روزِ محشر بھی
مگر سفارشِ سرکارِ ﷺ کے بغیر نہیں

مختصرات

(50)

دیتا ہے نورِ عشقِ نبی ﷺ ہم کو روشنی
ہوتی ہے جس سے دورِ مقدر کی تیرگی
جو شخص ہے محبتِ آقا ﷺ کا مدعی
اُس کے دل و نگاہ کی اور جسم و جان کی
تسکین ہے تحفہِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ
مقصودِ دل ہے نعتِ پیبرِ ﷺ میں رانہاگ
مطلوبِ جاں ہے یہ کہ ہو راہِ نبی ﷺ میں خاک
چاہا جو رب نے، عقبی ہماری ہے تابناک
دستور ہے ہمارا مدحِ رسولِ پاک ﷺ
آئین ہے تحفہِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

جب آدمی کو سمجھیں گے سب لوگ آدمی
اپنائیں گے فروتنی و عجز و آشتی
مشکل یہ راہِ پیرویِ مصطفیٰ ﷺ سی
بستی بے گی الفت و اخلاص و اُنس کی
قصرِ غرور و ناز دُھے گا تو بات ہے
مومن تو ہے بزعمِ خود ہر ایک رکہ و رمہ
لیکن ہے کافروں کا سا کردار، یعنی چہ؟
بہتر یہی ہے، دل میں بٹھالیں جو بات یہ
مسلم تو ہے خدا و نبی ﷺ کو جواب دہ
اپنا یہی وتیرہ رہے گا تو بات ہے
آقا ﷺ کا اُمتی ہے اگر، تو نشان دے
عاشق جو ہے نبی ﷺ کا، تو پھر امتحان دے
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں جان دے
اور جان کیا ہے، اپنا بھی خاندان دے
افت میں تو یہ سب جو سے گا تو بات ہے

کیا کہ رہا ہے عشق نبی ﷺ دوستو! سنو
دو سو پچانوے ☆ کی حفاظت ضرور ہو
کئی پڑے تو جاں بھی نثار نبی ﷺ کرو
پیغام ہے کہ راہِ پیغمبر ﷺ سے مت ہٹو

تلقین ہے تحفہ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ
ہم حرمت نبی ﷺ کی حفاظت رکھا کریں
ہیں اُمّتی جو اُن کے، تو پھر اُمّتی بنیں
موقع جو ہاتھ آئے تو جان اپنی وار دیں
آقا ﷺ کی عزتوں کے محافظ بنے رہیں
تکلیف ہے تحفہ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ
یہ راز ہے کھلا ہوا اہل زمین پر
سب جانتے ہیں، فرض ہے کیا مومنین پر
یہ بات کیا رقم نہیں اپنی جبین پر
جانیں بھی وار سکتے ہیں ہم اپنے دین پر
اور دین ہے تحفہ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

☆ تعزیرِ استر پاکستان کی دفعہ "۲۹۵ سی" کے تحت توہینِ رسالت کے مجرموں
کے لیے پھانسی کی سزا متعین ہے اور آج کل اس دفعہ کو غیر مؤثر کرنے کی
سازشیں ہو رہی ہیں۔

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

- 1- درلودنگ ذکر ک 1977, 1998, 1993 (صفحات 136)
 - 2- حدیث شوق (دوسرا مجموعہ نعت) 1982, 1984, 1986 (صفحات 176)
 - 3- منشور نعت (اردو پنجابی فردیات) 1988 (صفحات 176)
 - 4- میرت منظوم (مجموعہ قطعات) 1992 (صفحات 128)
 - 5- 92 (نعتیہ قطعات) 1993 (صفحات 112)
 - 6- شہرِ کرم (مدینہ طیبہ کے بارے میں نعتیں) 1996 (192 صفحات)
 - 7- مدح سرکارِ ﷺ 1997 (124 صفحات)
 - 8- قطعاتِ نعت 1998 (110 صفحات)
 - 9- جی علی السلوک 1998 (۱۶۰ صفحات)
- مختصاتِ نعت 1999 (۱۱۲ صفحات) پنجابی مجموعہ ہائے نعت

- 10- نعتیں دی آئی (صدارتی ایوارڈ یافتہ) 1985, 1987 (192 صفحات)
- 11- حق دی تائید 1956 (صفحات 8)
- 12- پاکستان میں نعت 1994 (صفحات 224)
- 13- غیر مسلموں کی نعت گوئی 1994 (صفحات 400)
- 14- خواتین کی نعت گوئی 1995 (صفحات 436)
- 15- نعت کیا ہے؟ 1995 (صفحات 112)
- 16- اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔ اول 1996 (408 صفحات)
- 17- اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔ دوم 1997 (400 صفحات)

انتخابِ انشائیہ

- 18- مدح رسول ﷺ 1973 (صفحات 198)
- 19- نعت خاتم المرسلین ﷺ 1982, 1988, 1993 (صفحات 164)
- 20- نعت حافظ (حافظ جیلی بھینٹی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 276)
- 21- قلوب رحمت (امیرِ بنائی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 96)
- 22- نعت کا نکات (امانہ بگٹن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) مضبوط تحقیق مقدمے کے ساتھ۔ بنگلہ
پبلشرز کے زیرِ اہتمام۔ چار رنگ طبعات 1993 (صفحات 816) بڑا سائز
- 23- ماہنامہ نعت کی اشاعت کے ساڑھے دس برسوں میں بیسیوں موضوعات اور بہت سے
شعراء نعت کی نعتوں کا انتخاب راجا رشید محمود نے کیا ہے۔ ماہنامہ نعت اب تک 17,000
(سترہ ہزار) صفحات شائع کر چکا ہے۔

راجا رشید محمود کی ایک نیاز مندانہ تالیف

درود و سلام

فہرست مندرجات یہ ہے:

درود و سلام کا حکم	حکم درود و سلام کا تاریخی پس منظر
درود کیا ہے؟	درود و سلام واجب بھی ہے، مستحب بھی
درود شریف، کس کس کی سنت	جو درود و سلام نہیں پڑھتا
مقرر، کاتب اور درود و سلام	حضور علیہ السلام درود و سلام سماعت فرماتے ہیں
حیوانات و نباتات اور درود و سلام	درود خوانوں کے لیے تحفے
درود و سلام - ہر بیماری کی شفا	درود و سلام، حسن آخرت کا ذریعہ
درود و سلام، قبولیت دعا کا واحد وسیلہ	درود و سلام کتنا پڑھنا چاہیے؟
درود خوانی میں عدد کی اہمیت	درود پاک کون سا پڑھا جائے
درود و سلام کے چند صنفے اور ان کے فوائد	اذان کے ساتھ درود و سلام
سفر حرمین اور درود و سلام	جمعہ اور پیر کے دن درود خوانی
درود خوانوں کے چند واقعات	درود شریف کے آداب
حلقہ درود پاک	چند محرب درود شریف
درود و سلام اور اطاعت سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	

صفحات: ۳۸

چھ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں



ایوان درود و سلام

اظہر منزل - نیو شالامار کالونی - ملتان روڈ - لاہور (کوڈ ۵۳۵۰۰)

اسلامی موضوعات پر کتابیں

احادیث اور معاشرہ - 1986, 1987, 1988 (بھارت میں بھی چھپی) صفحات 192	24-
ماں باپ کے حقوق - 1985, 1993 (صفحات 112)	25-
حمد و نعت (تدوین) 16 مضامین، 49 منظومات - 1988 (صفحات 224)	26-
میلاؤ النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین، 80 میلاد یہ نعتیں - 1988 (صفحات 236)	27-
مدینہ النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین، 57 منظومات - 1988 (صفحات 224)	28-
تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں	
اقبال و احمد رضا: مدحت گران پیغمبر ﷺ - 1977, 1979, 1982 (صفحات 112)	29-
اقبال، قائد اعظم اور پاکستان - 1983, 1987 (صفحات 160)	30-
قائد اعظم - افکار و کردار - 1985 (صفحات 160)	31-
تحریک ہجرت 1920 (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) - 1982, 1986, 1994 (صفحات 464)	32-
مزید کتابیں	
نزول وحی - 1998 (132 صفحات)	33-
میرے سرکار ﷺ - 1987 (صفحات 144)	34-
حضور ﷺ اور سچے - 1993 (صفحات 112)	35-
قصیر عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ - 1993 (صفحات 256)	36-
درود و سلام - 93, 94, 95, 96, 97, 98, 1999 (دس ایڈیشن چھپے) صفحات 128	37-
قرطاس محبت (حسب رسول ﷺ کے مظاہر) - 1992 (صفحات 144)	38-
سفر سعادت، منزلی محبت (سفر نامہ حجاز) - 1992 (صفحات 224)	39-
راج ڈلارے (بچوں کے لئے نظمیں) - 1985, 1987, 1991 (صفحات 96)	40-
میلاؤ مصطفیٰ ﷺ - 1991 (صفحات 48)	41-
عظمت تاجدار ختم نبوت ﷺ - 1991 (صفحات 32)	42-
منظومات (نعتیں، مناقب، نظمیں) - 1995 (صفحات 160)	43-
دیار نور - (سفر نامہ حجاز) - 1995 (صفحات 112)	44-
حضور ﷺ کی عادات کریمہ - 1995 (صفحات 256)	45-
تتراجم	
الخصائص الکبریٰ - جلد اول درود (از علامہ سیوطی) - 1982	46-
فتوح الغیب (از حضرت غوث اعظم) - 1983	47-
تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام سیرین) - 1982	48-
نظریہ پاکستان اور نصائی کتب (تدوین و ترجمہ) - 1971	49-

راجا رشید محمود کی ادارت میں
جنوری ۱۹۸۸ء سے جاری

ماہنامہ ”نعت“ لاہور

کاتعارف

☆ ہر شمارہ کم از کم ۳۳ صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔
☆ ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر خاص نمبر ہوتا ہے۔
☆ خصوصی اشاعتوں کی ضخامت ۲۲۲ صفحات یا چار سو سے زائد صفحات ہوتی ہے۔
☆ فضلمِ تعالیٰ ماہنامہ ”نعت“ کے اجرا سے آج تک کوئی اشاعت التوا کا شکار نہیں ہوئی۔
☆ ۸۵۰ صفحات پر غیر مساموں کی نعت گوئی، ۳۳۶ صفحات پر خواتین کی نعت گوئی، ۸۹۶
صفحات پر درود و سلام، ۲۲۲ صفحات پر ”لاکھوں سلام“، ۳۳۸ صفحات پر ”میلاد النبی ﷺ“،
۵۶۰ صفحات پر شہیدانِ ناموس رسالت ﷺ، ۳۳۶ صفحات پر مدینۃ النبی ﷺ، ۳۳۶
صفحات پر معراج النبی ﷺ، ۳۳۸ صفحات پر ”رسول ﷺ نمبروں کا تعارف“، ۳۳۸ صفحات
پر اردو کے صاحبِ کتب نعت گوؤں کا ذکر۔۔۔۔۔ اور بہت سی دوسرے موضوعات پر
انتا اور ایسا مواد تحقیق و تفتیش کے ذریعے مرتب کر دیا گیا ہے کہ مستقبل میں نعت یا سیرت
پر کام کرنے والوں کی کامیابی ماہنامہ ”نعت“ کے مطالعے کے بغیر ممکن نہیں ہوگی۔
☆ بہت سے منصوبوں پر کام ہو رہا ہے، اس لیے شعراءِ نعت اور مرقّینِ کتبِ نعت اپنی
تصانیف و تالیفات ماہنامہ ”نعت“ کے دفتر میں ارسال فرمائیں تاکہ ان کی کوششوں کا ذکر
بھی ہوتا رہے۔

ناشر
اختر کتب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالمار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰